سرکاری رپورٹ

پانچواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۹۱ء (پنج شنبہ) بمطابق ۷ ذوالحج ۱۴۱۱ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۳
۱-	الف:- وقفہ سوالات	۴
۲-	رخصت کی درخواستیں	۴۷
۳-	مشترکہ تحریک استحقاق نمبر ۶ متعلقہ گوشوارہ کا ایوان میں پیش کیا جانا	۴۸
۴-	ایوان کی کمیٹیوں کی تشکیل	۵۴
۵-	بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	۶۰
۶-	گورنر بلوچستان کا حکم (Proragation Orders)	۶۳

فہرست ممبران اسمبلی

۱-	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر
۲-	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ
۳-	نواب محمد اسلم رئیسانی	سینئر وزیر، وزیر خزانہ
۴-	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵-	سردار اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶-	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷-	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸-	میر جان محمد جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹-	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰-	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیر
۱۱-	ماسٹر جانسن اشرف (نمائندہ عیسائی اقلیت)	وزیر اقلیتی امور
۱۲-	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳-	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴-	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵-	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و برقیات
۱۶-	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷-	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری و تحفظ حیوانات
۱۸-	محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹-	محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰-	نواب ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ
۲۱-	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سوشل ویلفیئر (سماجی بہبود)

۲۲- ڈاکٹر کلیم اللہ
۲۳- سعید احمد ہاشمی
۲۴- میر علی محمد نوتیزئی
۲۵- مسٹر عبدالقہار خان
۲۶- مسٹر عبدالحمید اچکزئی
۲۷- سردار محمد طاہر لونی
۲۸- میرباز خان کھیتران
۲۹- حاجی ملک کرم خان تجک
۳۰- میر میر ہمایوں خان مری
۳۱- نواب محمد اکبر خان بگٹی
۳۲- میر ظہور حسین خان کھوسہ
۳۳- سردار فتح علی عمرانی
۳۴- مسٹر محمد عاصم کرد
۳۵- سردار چاکر خان ڈومکی
۳۶- میر عبدالکریم نوشیروانی
۳۷- شہزادہ جام علی اکبر
۳۸- مسٹر کچکول علی ایڈوکیٹ
۳۹- ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ
۴۰- مسٹر ارجن داس بگٹی (نمائندہ ہندو اقلیت)
۴۱- سردار سنت سنگھ (نمائندہ سکھ و پارسی اقلیت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۲۰ جون ۱۹۹۱ء بمطابق ۷ ذوالحج ۱۴۱۱ھ

بروز پنج شنبہ

زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر میر عبدالمجید بزنجو

صبح ساڑھے دس بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا
مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا
تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا

ترجمہ : خدایا! جس (بدبخت) کے لئے ایسا ہو کہ تو اسے دوزخ میں ڈالے' تو بلاشبہ تونے اسے بڑی ہی خواری میں ڈالا جس دن ایسا ہوگا' تو اس دن ظلم کرنے والوں کے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔

خدایا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلارہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ' تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور ایمان لے آئے۔ بس خدایا! ہمارے گناہ بخش دے ہماری برائیاں مٹا دے' اور اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ ہماری موت نیک کرداروں کے ہو!

خدایا! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تونے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ فرمایا ہے' اور (اپنے لطف و کرم سے ایسا کر کہ قیامت کے دن ہمیں ذلت و خواری نصیب نہ ہو! بلاشبہ تو ہی ہے کہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوسکتا۔ جب (ارباب دانش کے فکر و عمل کی صدائیں یہ تھیں) تو ان کے پروردگار نے بھی ان کی دعائیں قبول کرلیں نے فرمایا) بلاشبہ میں کبھی کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا۔ مرد ہو خواہ عورت۔ تم سب ایک دوسرے کی ہو اور عمل کے نتائج کا قانون سب کے لئے یکساں ہے) پس (دیکھو) جن لوگوں نے (راہ حق میں) ہجرت کی اپنے گھروں سے نکالے گئے' میری راہ میں ستائے گئے اور پھر (راہ حق میں) لڑے اور قتل ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر۔** تلاوت کلام پاک کے بعد اب وقفہ سوالات ہے۔
پہلا سوال ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ قاعدہ نمبر ۲۴ کے تحت جمعرات کے دن غیر سرکاری کارروائی کی جائے گی۔ جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے کہ بجٹ کے مراحل طے ہو رہے ہیں لیکن آج جمعرات کا دن ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے آج کی بجائے غیر سرکاری کارروائی کے لئے کون سا دن مقرر کیا ہے؟ جناب اسپیکر۔ ہم نے ایک ریکویزیشن بھی پیش کی تھی کہ امن و امان و لیجسلیشن کے لئے عید کے بعد تین دن مزید اجلاس بڑھا دیں کیا ہم توقع رکھیں کہ عید کے بعد بھی اجلاس میں ا یکٹیشن کے بارے میں آپ غور کریں گے؟

آرڈیننس کے تحت لیجسلیشن پر آپ غور کریں کیونکہ پروانشل منسٹرز کے الاؤنسز ان کی Salaries سیلریز وغیرہ بڑھا دی گئی تھیں وہ بھی میرے خیال میں اب تک------

○ **جناب اسپیکر۔** جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ۱۲ سے ۲۰ جون ۱۹۹۷ء تک فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بجٹ اجلاس کے لئے وقف تھا لہٰذا ۱۳ جون کی جو کارروائی تھی وہ ہم نے غیر سرکاری دن کے طور پر مقرر کی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم غیر سرکاری کارروائی کا اکاموڈیٹ کریں۔ یہ دن اس مقصد کے لئے رکھا تھا لہٰذا غیر سرکاری کارروائی پہلے ہی تھی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ قاعدہ نمبر ۲۴ دیکھیں غیر سرکاری کارروائی کے لئے جمعرات کا دن مقرر ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** وہ دن ہم نے اس مقصد کے لئے پہلے ہی رکھا تھا۔ جہاں تک شیڈول کا تعلق ہے تو اگر اس قسم کا عید کے بعد کوئی اجلاس ہوگا تو انشاء اللہ پہلی دفعہ یہ دن رکھا جائے گا۔ یقیناً بل بھی ہے ہمیں اس کا احساس ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں گذارش کروں گا ۱۹۸۸ء کا ایم پی ایز MPAs کے پے Pay of allowance اینڈ الاؤنسز کا بل چل رہا ہے کیا اسے آرڈیننس کے ذریعہ پاس کیا جائے گا۔ کیونکہ میرے خیال میں صوبہ پنجاب، صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد میں شاید ۱۹۸۸ء سے انہوں نے Pay of allowance بڑھا دیئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** چونکہ اسمبلی اجلاس کا ٹائیٹ شیڈول تھا اس کی بنیاد اس لئے بھی نہیں بنی تھی اس لئے کہ کمیٹیاں بنانے کی کارروائی بھی آج ہوگی۔ اب ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اپنا سوال دریافت کریں گے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں آپ اس سلسلے میں رولنگ بھی دیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ میں اس بات کا نوٹس لیتا ہوں شروع میں بھی ہم نے بارہا کہا ہے کہ کم از کم سوالات کے جوابات سے متعلق وزیر کا اس دن ہاؤس میں حاضر ہونا ضروری ہوتا ہے۔ آج بھی اور اس سے قبل بھی وہ وزرائے کرام جب ان کے جواب کا دن ہوتا ہے ایوان میں نہیں آتے۔ یہ جمہوریت کے لئے ایک اچھی روایت نہیں ہے میں چیف منسٹر سے کہوں گا کہ وہ اس کا یقین دلائیں کہ جب بھی ان کی باری ہوگی متعلقہ وزیر جواب دینے کے لئے خود حاضر ہوں۔

○ **میر تاج محمد خان جمالی۔ قائد ایوان۔** جناب اسپیکر۔ مجھے افسوس ہے ہمارے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ میں ان کو کہوں گا تو وہ اجلاس میں آئیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر عبدالمالک صاحب یہ سوالات بھی اب آپ کی مرضی پر منحصر ہے؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ اس میں ایک چیز ہے اگر اگلے سیشن میں جواب دیں گے۔ ہر سیشن میں ایک ممبر پانچ سوالات کرسکتا ہے کیا ہم یہی سوال اگلے سیشن میں ریپیٹ Repeat کریں گے۔ اس اجلاس کے پانچ سوال تو ہوگئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس صورت حال کا ہم نے نوٹس لیا ہے اور چیف منسٹر صاحب نے اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہا ہے اور اس طرح ہونا چاہئے۔

○ **میر ہمایوں خان مری-** جناب اسپیکر- جس طرح میرے محترم ساتھی نے کہا کہ ہر اجلاس میں ایک ممبر پانچ سوال کرتا ہے اس طرح آج کے اجلاس کے پانچ سوالات ہیں کیا اگلے پانچ سوالات بھی آئندہ اجلاس میں ہو سکیں گے؟ کیا آپ اگلے سیشن میں دس سوالوں کی اجازت دیں گے کہ دس سوال آئیں-

○ **جناب اسپیکر-** آپ کے کتنے سوالات ہیں؟ چونکہ سوالات کے جوابات آج اس میں ہیں آپ کو مل جائیں گے تاہم اگر اس سلسلے میں کوئی ابہام Amliguity ہوئی ہے آپ قاعدے کے تحت ہی اس سلسلے میں سوالات پوچھیں- یہی صورت ہو سکتی ہے جب تک آپ ان ضوابط میں ترمیم نہ کریں-
اگلا سوال فتح علی عمرانی صاحب ہے لیکن کیا سب کی طرف سے یہی صورت حال ہوگی- اگلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** کیا متعلقہ منسٹر صاحب سے متعلق سوالات بھی موخر کردیئے گئے ہیں-

○ **جناب اسپیکر-** صورتحال آپ کے سامنے ہے آئندہ کے لئے جس طرح-----(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر- میں گذارش کر رہا تھا- نوشیروانی صاحب کے سوالات کا تعلق بھی ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہے-

○ **جناب اسپیکر-** جی ہاں ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہے-

☆۳۸ **میر عبدالکریم نوشیروانی-** (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)
کیا وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران وزیر اعلیٰ' وزراء اور اراکین اسمبلی کے سفارشات پر گریڈ ایک تا ۱۵ میں کل کس قدر بے روزگاروں کو تعینات کیا گیا- تفصیل دی جائے-

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی-** جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی کی لائبریری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر صاحب میں اسی حوالے سے یہ گذارش کروں گا آپ کی

مبارک اطلاع کے لئے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق میرے سوالات تھے جو میں نے ایک ماہ قبل آپ کے اسمبلی سیکریٹریٹ کو بھجوائے تھے۔ ان کے جوابات جب آج آئے ہیں تو بھاری پلندے ہمیں مل رہے ہیں۔ میرے خیال میں اسپیکر صاحب یہ جمہوری تقاضے بھی نہیں ہیں ان کو اب ہم کس طریقہ سے پڑھیں؟ جناب اسپیکر اس میں اہم سوالات ہیں اور ہمارے عوام سے متعلق ہیں۔ ایک میں حوالہ دیتا ہوں کہ بیروزگار نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے کا اعلان تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ جب ہم اسے پڑھ ہی نہیں سکے ہیں تو ہم ضمنی کیا کرپائیں گے؟

○ **جناب اسپیکر۔** وزیر متعلقہ اس بارے میں آپ انہیں جواب دیں جن سوالوں کے آپ نے آج جواب دیئے ہیں۔

○ **میرجان محمد خان جمالی۔ وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر ان کا سوال نمبر ۱۸۳ ہے اس کا جواب میرے پاس ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو سوال نمبر ۳۸ سے شروع کریں اور جب ان کا نمبر آئے تو پھر اس پر پہنچیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** انہوں نے عبدالکریم نوشیروانی کی طرف سے سوال نمبر ۳۸ پوچھا ہے۔

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔** جناب والا سوال نمبر ۳۸ کا جواب ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی کی لائبریری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے اور اگر آج اجازت دیں تو جب ارجن داس صاحب کا سوال نمبر ۱۸۳ آئے گا تو میں اس کا جواب دوں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** وہ تو جب ان کا نمبر آئے گا۔ انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ ان کے سوالات کے آج ہی ان کو جوابات ملے ہیں اس سلسلہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ ایک تو میں نے ایوان سے بوجہ بیماری چھٹی لی ہوئی ہے۔ جب یہ سوالات پہلی مرتبہ ایوان میں پیش ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ جو بھی سوالات سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن کے آتے ہیں۔ ان کے لئے ہمیں سب محکموں سے انفارمیشن لینی پڑتی ہے اس کے بعد ہم انہیں ایوان میں پیش کرتے ہیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب چھٹی پر تھے۔ کیا ایس اینڈ جی اے ڈی کا تمام عملہ چھٹی پر تھا۔ جواب بنانے والا محکمہ ہوتا ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ ان کا جواب پورا ہونے دیں۔ اس کے بعد آپ ان سے سوال کریں۔

وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ جناب والا۔ جب ان کا سوال نمبر ۱۸۳ آئے گا تو اس کا جو جواب میں نے تیار کیا ہے اس میں وضاحت کر دوں گا۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا۔ ۱۸۳ ایک سوال نہیں ہے وہ تو میں نے حوالے کے طور پر دیا تھا۔ جناب اسپیکر میرے بیس سوالات ہیں یہ آپ کے سامنے کے حقوق کی جہاں بات آئے گی۔ ہم ضرور بولیں گے۔ یہ ہماری پارٹی کا منشور ہے کہ ہم نے اس صوبے کے عوام کے لئے بات کرنی ہے۔ میں یہ ذاتی بات اپنے لئے نہیں کر رہا ہوں۔ جناب اسپیکر یہ سراسر اصول اور روایات کے خلاف ہے کہ صبح کو جب ہم آئیں تو ہمیں پندرہ منٹ پہلے یا دو منٹ پہلے جوابات ملیں۔ تو ہم کیا ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

○ وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ جناب والا۔ ان کا ایک سوال ہے ۱۸۳ نمبر------

○ جناب اسپیکر۔ جان محمد جمالی صاحب ایک تو ان کا سوال ہے جیسے سوال نمبر ۳۸ ہے یہ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے اور ان کے طرف سے ارجن داس صاحب نے پوچھا ہے۔ اگلا سوال بھی عبدالکریم نوشیروانی کا ہے۔

○ وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ جناب والا۔ ان کے جوابات تو دیئے ہیں وہ سوال نمبر ۳۸ کے سلسلہ میں بات کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی یہی جواب دیا گیا تھا کہ جواب ضخیم ہے اسمبلی کی لائبریری میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ یہی جواب ۱۳ جون کی کارروائی میں بھی دیا گیا تھا اور اس وقت بھی یہی جواب دیا گیا تھا۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ آپ کے مبارک حوالے سے۔ جناب والا۔ اس وقت آپ ہماری اسمبلی کی کمانڈ کر رہے ہیں۔ اسمبلی کی لائبریری کی جہاں بات آتی ہے وہ ہم بھی جانتے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ On the floor اون دی فلور بات ہو۔ آپ نے جناب والا۔ کمیٹیاں بنائی ہیں۔ ایک وعدہ منسٹر فلور پر کرے تاکہ پبلک اور عوام اس بات سے مطمئن ہوں کہ منسٹر فلور پر کیا بول رہا ہے۔ جناب اسپیکر۔ یہ

روایات کے سراسر منافی ہے----------

○ **جناب اسپیکر-** ارجن داس صاحب آپ اس سوال میں کوئی ضمنی دیکھ لیں-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر- میں گذارش کر رہا تھا کہ اس پلندے کو اس داستان امیر حمزہ کو ہم پڑھیں تو پھر کوئی ضمنی سوال کریں-

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی-** جناب اسپیکر جواب بڑا واضح ہے جو ۱۳ جون کو بھی دیا گیا تھا- اس وقت بھی اس سوال کا یہی جواب دیا گیا تھا- اس وقت بھی یہ کاغذات لائبریری میں موجود تھے- جناب یہ پلندہ ہے انہوں نے چار سال کے بارے میں سوال کئے ہیں-

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی-** (صوبائی وزیر)- جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر- میں کھڑا ہوا ہوں اور میرے خیال میں ایک وقت میں ایک ممبر بولتا ہے- مسٹر اسپیکر آپ ہمارے منصف ہیں آپ اپنی رولنگ دیں یہ قاعدے کے خلاف ہے یا قاعدے کے تحت ہے-

○ **جناب اسپیکر-** آپ ان کی اس بات کے بارے میں کیا کہتے ہیں- آپ کونسی تاریخ بتا رہے ہیں- ۱۳ جون کو بھی جواب دیا گیا تھا-

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی-** جناب والا- اس کا جواب ۱۳ جون کو ایوان کی میز پر آیا تھا-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب والا- یہ میرے پاس ثبوت ہیں اسمبلی کی ڈیٹ لگی ہوئی ہے اب اگر ۱۳ جون کو جواب ملتا ہے- اس میں یہ ہمارا دوش نہیں ہے- تو میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ تاریخ کے صفحات پر یہ باتیں لکھیں جارہی ہیں- آپ منصف ہیں آپ اپنی رولنگ دیں- یہ ہمارے وزراء کرام جب جوابات نہیں دینا چاہتے تو وہ اس طریقہ سے پانچ منٹ پہلے ہمارے سامنے رکھ دیتے ہیں تو ہم حیران ہوجاتے ہیں کہ کس صفحہ کو الٹیں اور کسی صفحہ کو پڑھیں-

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی-** جناب اسپیکر ۱۳ تاریخ کو بھی یہ سوالات تیار تھے ان کی ایک نقل اسمبلی لائبریری میں حاضر کر دی گئی تھی-

○ **جناب اسپیکر۔** کسی بھی سوال کا جواب اتنی مدت پہلے اسمبلی میں پہنچ جانا چاہیے۔ کوئی بھی ممبر اس جواب کے سلسلہ میں کوئی بھی ضمنی سوال کر سکے اور اس کا مطالعہ کر کے اس سے آگاہی ہو۔ اگلا سوال ہے سوال نمبر ۳۹ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ان کی طرف سے کوئی ممبر سوال پوچھنا چاہتا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جی جی! بالکل جناب وہ تو ہماری پارٹی کے اپنے بھائی ہیں دوست ہیں لیکن جب سوال ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہا ہے کہ سوال کہاں ہے۔ جناب اسپیکر۔ میں گذارش کروں گا کہ جیسے ہیلتھ کے تمام سوالات موخر کر دیئے گئے تو یہ بھی جو اہم سوالات ہیں انہیں بھی۔۔۔۔۔۔۔

○ **وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی۔** جناب والا سوال نمبر ۳۹ کا جواب بھی ۱۳ جون کو آچکا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر آپ کا یہ جواب برابر نہیں آیا ہے تو پھر آپ اس سلسلہ میں ضمنی سوال کریں۔ اس سوال کا جواب غالباً انہوں نے دیا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ سے کم سے کم دو منٹ لوں گا تاکہ میں اسے دیکھ تو لوں۔

○ **وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ یہ سوال بھی ۱۳ جون کو پوچھا گیا تھا اور اس کا جواب بھی ۱۳ جون کو دے دیا گیا ہے اور اسمبلی کی کارروائی میں آچکا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میں نے اسپیکر صاحب سے دو منٹ لئے ہیں مجھے اسے ٹریس آؤٹ تو کرنے دیں۔

○ **وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی۔** جناب والا۔ آپ ۱۳ جون کی کارروائی دیکھ لیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جب تک یہ کارروائی ہوتی یہ سوال نمبر ۲۱۶ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کا ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا۔ میرے سوالات کے نقول بھی نہیں ہیں۔ سوال نمبر ۲۱۶۔

○ **وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی۔** جناب والا۔ یہ سوال بھی ۱۳ جون کو پوچھا گیا تھا۔ اس وقت تک ۲۱۶ کا جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ اس وقت میں ایوان کے سامنے جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ رولز کی غلط تشریح کی گئی ہے۔ غلط تشریح نہیں ہونی چاہئے یہ جواب صحیح نہیں ہے پندرہ دن پہلے سوالات بھیجے ہیں۔ اب ایوان کو جواب ملنا چاہئے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا۔ ہم بار بار آپ کی خدمت میں گذارش کرچکے ہیں وزیر صاحب بیمار تھے ان کے گردے خراب تھے میں سمجھتا وہ جواب نہیں دے سکتے ہیں آپ اس بارے میں رولنگ دے دیں ہم کو ان کی بات سمجھ نہیں آرہی ہے صفائی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم کیا پوچھ رہے ہیں اور وزیر صاحب کیا جواب دے رہے ہیں۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب والا۔ وزیر صاحب بھی بیمار تھے اور سوالات کو بھی بیمار چاہئے ان کے جوابات نہیں آئے ہیں۔

○ وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ آپ کے سوالات بھی Cancer terminal کینسر ٹرمینل قسم کے ہیں یہ سوال ۹ جون کو ملے ہیں میں رخصت پر تھا اس کے لئے ۲۴ محکموں سے جوابات اکٹھے کرنے تھے آج گیارہ دن ہورہے ہیں سارے محکموں سے جوابات لئے جاتے ہیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ پھر اس سوال کا جواب صحیح نہیں ملا ہے۔ جناب والا۔ جہاں تک سوال نمبر ۳۳۵ کا تعلق ہے اس اس کے متعلق وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ اس کا جواب لائبریری میں ہے لیکن جو ممبر متعلقہ ہے پوچھ رہا ہے اس کو بھی جواب ملنا چاہئے۔

○ وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ جناب والا۔ ان کا سوال ۹ جون کو ملا ہے اور اس کا جواب اسمبلی کو بھجوا دیا ہے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا قاعدے کے مطابق ممبر کو جواب مہیا کیا جانا چاہئے میرے خیال میں وزیر لیت و لال سے کام لے رہے ہیں۔

○ وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ آپ کی اسمبلی کی جو روایت ہے وہ محکمہ کو سوال بھیج دیتے ہیں ۹ جون کو ان کا سوال آیا ہے اس کے باوجود ہم نے سارے محکموں سے جوابات مانگے اور اس کی کاپی تیار کی گئی اور جواب ۲۳ جون کو بنتا تھا۔

○ **میر ہمایوں خان مری**- جناب والا- جو متعلقہ ممبر نے سوال کیا ہے اور وزیر صاحب بھی جلدی میں تھے اس کا فوٹو اسٹیٹ کر کے ممبران کو جواب دیا جاتا-

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی**- جب سوال نمبر ۱۸۳ آئے گا میں اس کی وضاحت کروں گا کہ سروس جنرل ایڈمنسٹریشن کی کیا کارکردگی ہے اور دوسرے محکموں سے اس کا کیا تعلق ہے- اس وضاحت سے آپ کی تسلی ہو جائے گی-

☆ ۲۱۵ **ڈاکٹر عبدالمالک**- کیا وزیر اطلاعات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات کوئٹہ کے لئے ایک عدد آڈیو/ ویڈیو وین لی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ وین سے اس وقت کیا کام (Funcation) لیا جارہا ہے- تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر اطلاعات**

(الف) یہ درست نہیں کہ محکمہ اطلاعات کوئٹہ کے لئے ایک عدد آڈیو/ ویڈیو وین لی گئی تھی-

(ب) جزو الف کا جواب نفی میں ہے-

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی**- جناب والا- میں معزز ممبر کے لئے وضاحت کرتا چلا جاؤں کہ اس Van کے سلسلے میں جس کے سلسلے میں سوال کیا ہے ۱۹۸۸ء میں ٹینڈرز کئے گئے تھے گیارہ لاکھ روپے میں اس وقت پرچیز کمیٹی میں گیارہ لاکھ روپے رکھے ہیں- اس پرچیز کمیٹی میں:-

۱- سیکریٹری انفارمیشن

۲- ڈائرکٹر انفارمیشن

۳- سیکشن آفیسر تھے- ٹینڈر کو منظور کیا گیا- شرط یہ تھی-

کہ آدھی رقم پیشگی دی جائے گی اور چار ماہ میں پارٹی گاڑی حوالے کرے گی اس فرم نے مزید ڈیڑھ لاکھ مانگا جو دیا گیا اس کے بعد اسی قوم نے ۱۹۸۹ء ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں دیوالیہ کی درخواست دی جو نامنظور ہوئی اس بنا پر پولیس محکمہ اور ایف آئی آر درج ہوئی اپریل میں فرم کا مالک نیشنل الیکٹرانکس غائب ہوگیا یا فوت ہوگیا اس کا کیس پھر اینٹی کرپشن کو مزید کارروائی کے لئے بھیج دیا ہے جس کے ممبر:-

۱- چیف سیکریٹری

۲- سیکریٹری سروسز

۳- ایس پی انٹی کرپشن

۴- سیکریٹری قانون

سات لاکھ کی ادائیگی ہوئی ہے بقایا چار لاکھ بینک میں جمع ہیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے کہ وین نہیں لی گئی ہے میں اس پر مطمئن ہوں اگر میں نے سمجھا کہ وزیر صاحب کی اسٹیٹ منٹ Statement صحیح ہے تو میں آئندہ اس کو پروسیڈ Proceed کروں گا۔

☆ ۲۱۶ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

موجودہ حکومت نے کس کس ماڈل کی کل کتنی گاڑیاں خریدیں ہیں نیز اس سے قبل محکمہ کے پاس کل کتنی گاڑیاں موجود تھیں۔ تفصیل دی جائے؟ (جواب موصول نہیں ہوا)

وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ موجودہ حکومت نے محکمہ ملازمتہائے عمومی اورانتظامیہ کے تحت کل اٹھارہ پجارو، دو لینڈ کروزر، چار ٹویوٹا کرولا اور تین نسان سنی کاریں خریدی ہیں جو کہ تمام ۱۹۹۱ء ماڈل ہیں۔

موجودہ حکومت سے قبل محکمہ ھذا کے پاس ۱۰۶ گاڑیاں مختلف اقسام اور ماڈل کی تھی جو کہ وزراء صاحبان آفیسران اور سکریٹریٹ پول کے زیر استعمال ہیں۔

☆ ۲۳۵ **ڈاکٹر کلیم اللہ**

کیا وزیر ملازمتہا و امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نومبر ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء گریڈ ایک تا گریڈ سولہ اور اوپر کی خالی آسامیوں پر کتنے افراد کی تعیناتی کی گئی ہے۔ ان کے نام بمعہ ولدیت اور جائے رہائش کے اضلاع کی محکمہ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا مذکورہ بالا تمام آسامیوں کو باقاعدہ تشہیر کے بعد اہلیت کی بنیاد پر پر کیا گیا ہے۔ اگر ہاں، تو مشتہر کرنے کا طریقہ کار کیا تھا۔ یعنی کن اخبارات اور ریڈیو/ ٹی وی کے کن کن پروگراموں میں ان آسامیوں کو مشتہر کیا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) ایسی آسامیوں کی تعداد کتنی ہے جن پر باقاعدہ تشہیر' انٹرویو اور اہلیت کی بنیاد کے بغیر کسی وزیر یا وزیراعلیٰ کے احکامات کے تحت براہ راست تعیناتی ہوئی ان تمام لوگوں کے نام ولدیت اور جائے رہائش کے اضلاع کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی اہلیت اور تعینات کردہ وزراء کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے؟

(د) کیا حکومت نااہلیت کی بنیاد پر عمل میں آئی ہوئی تعیناتیوں کے سلسلہ میں کوئی مثبت اقدام اٹھانے اور حق تلف شدہ افراد کی حق رسی کا ارادہ رکھتی ہے- نیز اگر جواب اثبات میں ہے تو کس طرح اور اگر نہیں' تو وجہ بتلائی جائے؟

○ **وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی-** جواب ضخیم ہے- اسمبلی لائبریری کے اندراج رجسٹر سیریل نمبر ۴۸۷۹ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے-

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ-** جناب اسپیکر- ہمیں خدشہ تھا بلکہ یقین تھا کہ پابندیاں جو سروس پر لگائی گئی تھیں یہ پابندیاں سروس اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن کی طرف سے لگائی گئی تھیں- یہ اطلاعات ملتی رہی ہیں- بلکہ شواہد بھی ہیں کہ بہت سی بھرتیاں ہوئی ہیں جب ہماری باری آتی تھی کہتے ہیں کہ بین Ban ہے اور جب ہم کو لسٹ ملتی ہے بیک ڈیٹ میں فلاں ہوگئے لہذا ہم وضاحت چاہتے ہیں کہ کن کن محکموں میں سے ۱۴ محکمے ہیں جہاں یہ چیزیں کم ہوئی ہیں اصل میں کئی بڑے بڑے محکمے ایسے ہیں جو چھپے ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ سوال کا جواب مکمل ملے-

○ **جناب اسپیکر-** جواب کا جہاں تک تعلق ہے اسمبلی لائبریری میں ہے اگر کوئی سوال بہت ضخیم ہو تو ممبران صاحبان کو اس کی اطلاع ملنی چاہئے کہ اس کا جواب مل چکا ہے اس کو آپ وہاں ملاحظہ فرما لیں اور اس میں اگر Ambiguity امبی گیوٹی ہو تو پھر دریافت کر لیں اور اگر آئندہ کوئی سوال ضخیم ہو تو اسمبلی ممبران کو اس کا نوٹس ملنا چاہئے تاکہ ان کو پتہ چلے کہ جواب کہاں ہے-

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ-** یہ سوال ضخیم ہے تو اس کو ہمیں پڑھنے کا موقع ملے تاکہ ہم اس کے بارے میں پوچھ سکیں-

○ **جناب اسپیکر-** آپ اس کو دیکھ لیں اور پھر بتائیں کہ کیا صورتحال ہے-

☆ ۲۴۲ **ڈاکٹر کلیم اللہ-** جناب والا پھر ہم کو اجازت ہوگی کہ سوال پوچھ سکیں-

○ **مسٹر عبدالقہار خان-** کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبائی سطح پر ایسی فلموں پر پابندی عائد کرنے اور اس سلسلہ میں پشتون ادیبوں پر مشتمل سنسر بورڈ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) حکومت بلوچستان کو پشتون ادیبوں پر مشتمل سنسر بورڈ قائم کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ وفاقی سطح پر ایک ہی فلم سنسر بورڈ موجود ہے جس میں پشتو فلموں کو جانچنے کے سلسلے میں پشتو جانے والے نمائندے موجود ہیں۔

○ **وزیر کھیل و ثقافت**

(الف) حکومت بلوچستان صوبائی سطح پر کسی بھی فلم پر پابندی عائد نہیں کرتی کیونکہ تمام فلمیں بشمول پشتو فلموں کے حکومت پاکستان کے تحت فلم سنسر بورڈ کی اجازت سے ریلیز ہوتی ہیں۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان-** جناب اسپیکر۔ میرے سوال کے جزو (الف) کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر-** غالباً پرنٹنگ میں تھوڑا سا کنفیوژن آیا ہے۔ آپ اگر اس کے صفحہ نمبر ۱۲ کو ملاحظہ فرمائیں گے تو وزیر کھیل و ثقافت کی ہیڈنگ ہے۔ اس کے نیچے (الف) کیا یہی آپ کے سوال کا جواب دیں؟

○ **میر جان محمد خان جمالی - (وزیر کھیل و ثقافت)-** جناب اسپیکر ان کا سوال تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں پشتون ثقافت کے منافی، فحش اور عریاں فلموں کی نمائش کی جارہی ہے جو قوم اور معاشرہ کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جناب اسپیکر۔ یہ ایک وفاقی سبجیکٹ ہے اور سنسر بورڈ وفاقی حکومت بناتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر-** آپ کا سوال کونسا ہے۔

○ **وزیر کھیل و ثقافت**

جناب (الف) کا جواب یہ ہے کہ حکومت بلوچستان صوبائی سطح پر کسی بھی فلم پر پابندی عائد نہیں کرتی ہے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان-** جناب اسپیکر۔ سوال کی جزو (الف) میں، میں نے یہ نہیں پوچھا ہے کہ آپ

پابندی لگا سکتے ہیں یا نہیں۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا فحش اور عریاں پشتو فلموں کی نمائش جاری ہے یا نہیں؟

○ **وزیر کھیل و ثقافت۔** جناب اسپیکر۔ اس سلسلہ میں میں بات کر رہا تھا کہ فلموں کو جب ایک دفعہ سنسر بورڈ پاس کردے، آپ سب جانتے ہیں کہ اس میں پاکستان کی قد آور شخصیتیں اور علماء کرام بھی شامل ہوتے ہیں اور ایک دفعہ جب وہ فلم کو سنسر بورڈ سے پاس کردیں تو پھر اس پر کوئی صوبہ پابندی نہیں لگا سکتا ہے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر صاحب اگر آپ خود سوال کو پڑھ لیں تو اس میں میں نے یہ نہیں پوچھا ہے کہ آپ اس پر پابندی لگا سکتے ہیں یا نہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ درست ہے یا نہیں کہ یہاں پر فحش فلمیں چلتی ہیں؟

○ **وزیر کھیل و ثقافت۔** مجھے پشتو فلموں کو دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ اصولاً یہ ہے کہ جب سنسر بورڈ کا ایک مقصد ہے وفاقی حکومت میں اس میں انٹیلیکچولز اسکالرز اور نمائندے بھی ہوتے ہیں۔ وہی کرتے ہیں۔ فحاشی کی حد کا تعین کرنا اس پر کومنٹ اور نہ ہی میں معیار بتا سکتا ہوں کیونکہ سنسر بورڈ کے ممبرز ہی ایک معیار مقرر کرتے ہیں۔ اگر ان فلموں کو میرے معزز ممبر فحش وغیرہ سمجھتے ہیں اور انہیں فحش و لچرپن اور (Obsence Valgan and) سمجھتے ہیں تو ہم ان کو مطلع کرسکتے ہیں۔

مسٹر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب کھیل و ثقافت کے وزیر ہیں۔ میں نے ان سے جج کے ناطہ پوچھا ہے کہ کیا صوبہ میں پشتون ثقافت کی منافی فلمیں چلتی ہیں یا نہیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** جناب عبدالقہار صاحب اس حد تک ان کا جواب آگیا ہے کہ یہ ان کا سبجیکٹ نہیں ہے وہ اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کا انہیں پتہ نہیں ہے کہ وہ فحش ہیں یا نہیں ہیں۔

○ **وزیر کھیل و ثقافت۔** جناب اسپیکر۔ معزز رکن فلمیں دیکھتے ہیں میں تو پشتو فلمیں نہیں دیکھتا۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں ہوتا کیا ہے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (صوبائی وزیر)۔ جناب اسپیکر۔ اس کا حل یہ ہے کہ معزز وزیر صاحب کا پشتو فلمیں دکھائی جائیں تب ہی وہ اس پر تبصرہ کرسکیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کا جزو (ب) پورشن ہے۔ اس سلسلہ میں کیا آپ کوئی ضمنی سوال پوچھیں گے؟

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر۔ پہلے جزو (الف) کا جواب ہی نہیں ملا ہے۔ وزیر موصوف کو پشتو فلمیں دیکھنی چاہئیں۔

○ **وزیر کھیل و ثقافت۔** جناب اسپیکر۔ میں وضاحت کرچکا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی آپ کا جواب آپ کا ہے۔

☆۳۹ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

محکمہ ملازمتہا نظم و نسق عمومی میں ۶۰ سال یا اس سے زائد عمر کے گریڈ ایک تا بیس کے ملازمین کی تعداد کس قدر ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔** محکمہ ملازمتہا نظم و نسق عمومی میں ۶۰ سال یا اس سے زائد کے گریڈ ایک تا بیس کے کوئی مستقل ملازم نہیں ہے۔ البتہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر ۶۰ سال سے اوپر کے ملازمین کام کر رہے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ البتہ کنٹریکٹ (Contract) کی بنیاد پر ساٹھ سال کے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھوں گا کہ ان کی تعداد کتنی ہے؟

○ **وزیر کھیل و ثقافت۔** جناب اسپیکر۔ ان کا اگلا جو سوال نمبر چالیس ہے وہ اسی سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس میں یہ ساری تفصیل دی گئی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میں جی ضمنی سوال اسی سوال کے حوالہ سے کر رہا ہوں۔

○ **وزیر کھیل و ثقافت۔** جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال بذات خود ایک سوال ہے جو سوال نمبر چالیس ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر آپ سوال نمبر چالیس پڑھیں تو یہ ضمنی سوال ہوگا۔

○ مسٹرارجن داس بگٹی۔ چلیں سوال نمبر چالیس۔ جناب اسپیکر۔ قاعدہ کے مطابق جو نشان زدہ سوال ہوتا ہے اس کا جواب وزیر موصوف زبانی دیتے ہیں۔ آپ کاغذ رکھ کر زبانی بتلائیے۔

○ جناب اسپیکر۔ نشان زدہ سوال کا تحریری جواب ہوتا ہے۔

☆ ۴۰ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (مسٹرارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات کئے گئے ملازمین کی کل تعداد کس قدر ہے نیز معیاد کنٹریکٹ کی تفصیل بھی دی جائے؟

○ وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی۔ محکمہ وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر لئے گئے ملازمین کی کل تعداد نیز ان کی معیار کنٹریکٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نیز یہ تمام ساٹھ (۶۰) سال سے زائد عمر کے افراد ہیں۔

(۱) ڈاکٹر ڈی کے ریاض بطور چیئرمین صوبائی انسپکشن ٹیم' گریڈ ۲۱ میں چھ ماہ کے لئے جو ۷ مارچ ۱۹۹۱ء کو ختم ہوگیا تھا اسے مزید دو سال کی توسیع دے دی گئی ہے۔

(۲) آغا امان شاہ' بطور چیئرمین پبلک سروس کمیشن گریڈ ۲۱ میں بتاریخ ۸ فروری ۱۹۹۱ء

(۳) ملک محمد عمر' بطور ممبر پبلک سروس کمیشن' گریڈ ۲۰ بتاریخ ۸ فروری ۱۹۹۱ء

(۴) کرنل انوار الحق' ڈائریکٹر کم پرنسپل بلوچستان انجینئرنگ کالج خضدار گریڈ ۲۰ مورخہ ۱۹۸۴-۱۰-۱۷ سے تین سال کے لئے بحیثیت پروجیکٹ ڈائریکٹر بلوچستان ایریا ڈویلپمنٹ پروگرام تقرر کیا گیا۔ بہ ایں شرط کہ حکومت اور ملازم مذکور کی باہمی منظوری سے معاہدہ کی تجدید کی جائے گی۔ بعد میں مورخہ ۸۶-۸-۲۷ سے ان کا تبادلہ کر کے بحیثیت ڈائریکٹر کم پرنسپل بلوچستان انجینئرنگ کالج خضدار میں تعینات کیا گیا تھا پھر ان کی معیاد ملازمت میں ۹۱-۴-۲۱ تک توسیع کی گئی۔ لیکن یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر وفاقی وزارت تعلیم سے کوئی تقرری کی جائے گی تو ان کی معیاد ملازمت ختم کردی جائے گی۔ حال ہی میں ان کی کنٹریکٹ معیاد میں ۲ سال تک توسیع کردی گئی ہے۔

بنیادی طور پر اس کالج کا تعلق محکمہ ملاز متہاء و نظم و نسق عمومی سے نہیں ہے لیکن سا کی کنٹریکٹ کی

معیاد میں توسیع ایک کمیٹی کی سفارش پر کی گئی جس میں سیکریٹری تعلیم بھی شامل تھا۔

(۵) آغا عبدالرحمٰن احمد زئی' کمشنر افغان ریفیو جیز آرگنائزیشن' بلوچستان' کوئٹہ کے گریڈ ۲۰ میں مورخہ ۸۹-۸-۲۰ سے ۲ سال کے لئے تعینات کیا گیا جو اب تک کام کر رہے ہیں۔

(۶) نور محمد کمسی' ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج' گریڈ ۱۹ میں عرصہ ۲ سال کے لئے مورخہ ۹۱/۱/۱ سے تعینات کیا گیا۔

(۷) محمد نسیم عثمانی' ذاتی متعمد برائے وزیراعلیٰ' گریڈ ۱۷ کو مورخہ ۹۰/۱۲/۲۵ سے جبکہ اس کی سابقہ معیاد کنٹریکٹ ختم ہو رہی تھی دوبارہ عرصہ ایک سال کے لئے تعینات کیا گیا جو کہ اب تک کام کر رہا ہے۔

(۸) ولی محمد نائب قاصد' گریڈ ایک (گورنر سکریٹریٹ) میں ۲ سال از ۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۲ء تک کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے۔ جو کہ گورنر صاحب کی خواہش پر ایسا حکم جاری کیا گیا۔

(۹) حبیب خان بحیثیت ہیڈ کک (گریڈ -۴) وی آئی پی فلیٹس ایس اینڈ جی اے ڈی میں یکم جون ۱۹۸۰ء سے کنٹریکٹ کی بنیاد پر تعینات ہوتا چلا آ رہا ہے۔

(۱۰) حاجی عبداللہ خان بحیثیت کیئرٹیکر (گریڈ -۸) وزیراعلیٰ ہاؤس زیارت میں یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے ایک سال کے لئے کنٹریکٹ بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے جو ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ سوال اتنا لمبا ہے کہ اس کو -----------

○ **جناب اسپیکر۔** اس سلسلہ میں میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اور ان سے اب بھی کہتا ہوں کہ آئندہ کے لئے اس قسم کا اگر کوئی بھی جواب ہو تو اس کا ممبران کو نوٹس پہلے سے ہونا چاہئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں ایک اور گذارش کروں گا کہ میرے سوال نمبر ۲۸۴ اور ۲۸۵ آج کے اجلاس میں شامل نہیں کئے گئے جن کا تعلق وزیر متعلقہ سے ہی تھے۔ جہاں تک سوال کرنے کا تعلق ہے تو میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ آپ کے اپروول Opproval کے بعد ہی وہ متعلقہ محکموں کو جاتے ہیں۔ سوال کا جواب نہ آنے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارا حق محروم کیا جا رہا ہے اور آپ کے بھی آرڈر اور اپروول Opproval کو (Vialate) کیا جا رہا ہے۔ جناب اسپیکر۔ آپ یقیناً اس ایوان میں جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے کے ضامن ہیں۔ ان روایات کو زندہ و تابندہ رکھنے کے آپ ہمارے گواہ ہیں۔ جناب اسپیکر آپ

رولنگ دیتے ہیں لیکن رولنگ کے بعد بھی اس پر عمل نہیں ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب آپ اس طرح کریں کہ سوال نمبر ۲۸۴ اور ۲۸۵ کی آپ کے پاس تاریخ ہے کہ آپ نے انہیں کس تاریخ کو اسمبلی کو دی تھیں؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر بالکل مجھے اسمبلی سے ان کی Opproval مل چکی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ نے کس تاریخ کو یہ سوالات اسمبلی میں بھجوائے ہیں؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اس میں اسمبلی سیکریٹریٹ سے تاریخ نہیں ہے' جہاں تک میری کاپی ہے وہ اس وقت میرے گھر کی فائل میں ہے۔ اس میں جناب تاریخ نہیں لکھی ہے۔ لیکن یہ بہت ہی ضروری امر کے سوالات تھے۔

☆ ۶۴۰ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران کتنی مالیت کی نئی گاڑیاں کس کس کمپنی سے خریدی گئی' نیز کیا پرانی گاڑیوں کو نیلام کیا گیا ہے۔ تفصیل بتلائیں؟

○ **وزیر ملاز متہا نظم و نسق عمومی۔** سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کل ۸۷ گاڑیاں خریدی گئیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

دوران ۱۹۸۷ء

۱۔	چار عدد مزدا بسیں	-/۳۱,۸۷,۴۴۴	صدرن آٹو موبائل کوئٹہ
۲۔	ایک عدد لینڈ کروزر	-/۸,۶۲,۷۸۶	شاہین ٹریڈنگ کوئٹہ
۳۔	ایک عدد نسان سنی کار	-/۲,۵۱,۰۰۰	شاہین ٹریڈنگ کوئٹہ
۴۔	پچیس عدد سوزوکی کاریں	-/۴۸,۹۱,۰۰۰	شاہین ٹریڈنگ کوئٹہ

(سابق وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو کی ہدایت)

۵۔ نو عدد سوزکی کاریں ۲۱,۲۲,۹۸۰/- ڈیلرز آٹو کوئٹہ

کی روشنی میں تمام سینئر آفیسران کو CC ۱۳۰۰ کاروں

۶۔ چھ عدد سوزوکی کاریں ۱۰,۲۳,۰۰۰/- انٹرنیشنل موٹرز کوئٹہ

کی جگہ CC ۱۰۰۰ سوزوکی کاریں دی گئیں

۷۔ دو عدد سوزوکی جیپیں ۳,۳۷,۰۰۰/- انٹرنیشنل موٹرز کوئٹہ

دوران سال ۱۹۸۸ء

۱۔ دو عدد سوزوکی کاریں ۴,۰۷,۶۰۰/- انٹرنیشنل موٹرز کوئٹہ

۲۔ تین عدد سوزوکی کاریں ۳,۳۷,۰۰۰/- انٹرنیشنل موٹرز کوئٹہ

۳۔ ایک عدد سوزوکی کار ۲,۸۰,۷۰۰/- صدرن آٹو موبائل کوئٹہ

دوران سال ۱۹۸۹ء

۱۔ چھ عدد کورولا کاریں ۲۶,۵۴,۷۰۰/- شاہین ٹریڈنگ کوئٹہ

۲۔ چھ عدد پنجارو ۴۱,۱۰,۰۰۰/- ورلڈ وائیڈ موٹرز کراچی

۳۔ دو عدد ہینو بسیں ۱۳,۹۸,۰۰/- ہینو پاک موٹرز کراچی

۴۔ پانچ عدد کرولا کاریں ۲۲,۲۵,۰۰۰/- ساورن آٹو موبائل کوئٹہ

۵۔ چھ عدد پجارو ۴۵,۵۲,۸۰۰/- قاضی انٹرپرائزز لاہور

دوران سال ۱۹۹۰ء

۱۔ سات عدد پجارو ۵۶,۰۰,۰۰۰/- ساوورن آٹو موبائل کوئٹہ

۲۔ ایک عدد ہنڈا اکارڈ کار ۱۳,۷۶,۷۸۶/- ساوورن آٹو موبائل کوئٹہ

تفصیل نیلام شدہ گاڑیاں

دوران سال ۱۹۸۷ء

۱-	ٹیوٹا کرولا کاریں	" "	چھ عدد	۴,۶۵,۶۵۰/-
۲-	سی جے فائیو جیپ	" "	ایک عدد	۲۹,۵۷۵/-
۳-	ٹیوٹا جیپیں	" "	چار عدد	۱,۶۸,۲۸۶/-
۴-	ٹیوٹا کرونا کاریں	" "	تین عدد	۸۶,۵۰۰/-
۵-	ڈاج و کار	" "	ایک عدد	۲۱,۰۰۰/
۶-	و یگنیز	" "	ایک عدد	۳۰,۵۰۰/-
۷-	ٹیوٹا مارک لا	" "	ایک عدد	۴۰,۵۰۰/-
۸-	مزدا کار	" "	ایک عدد	۲۵,۰۰۰/-
۹-	شارفٹ کار	" "	دو عدد	۲,۶۳,۲۰۰/-
۱۰-	سلونڈا سوک	" "	ایک عدد	۱,۴۵,۱۰۰/-
11-	لانسر کار	" "	ایک عدد	۶۳,۰۰۰/-
12-	ڈاٹسن کار	" "	ایک عدد	۷۰,۰۰۰/-

دوران سال ۱۹۸۸ء

۱-	ہنڈا کارڈ کاریں	" "	چار عدد	۱۰,۵۴,۵۵۰/-
۲-	ہنڈا سوک کا	" "	ایک عدد	۱,۴۵,۰۰۰/-
۳-	کورولا کاریں	" "	اٹھارہ عدد	۱۸,۰۸,۸۰۵/-
۴-	ڈاٹسن کار	" "	ایک عدد	۷۲,۶۰۰/-
۵-	و یگنیز	" "	چھ عدد	۳,۸۹,۷۷۴/-
۶-	مرسڈیز کاریں	" "	پانچ عدد	۵,۱۰,۰۵۰/-

۷- ٹیوٹا کرونا کاریں	" "	دو عدد	-/۵۰,۸۰۰
۸- ٹیوٹا مارک II کار	" "	ایک عدد	-/۳۲,۳۱۵

☆ ۶۵ **میر عبدالکریم نوشیروانی-** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر ملازمتہاء و نظم نسق عموی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران وزراء آفیسوں کی گاڑیوں کی مرمت/ پٹرول پر کس قدر رقم خرچ ہوئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر ملازمتہاء نظم و نسق-** سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء وزراء/ آفیسران کی گاڑیوں کی مرمت/ پٹرول و ڈیزل کے خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال ۸۸-۱۹۸۷

مرمت	=	۴,۳۹,۵۷/۵۰
ڈیزل/ پٹرول	=	۱۴,۲۱,۲۶۳/۹۰

سال ۸۹-۱۹۸۸

مرمت	=	۹,۹۷,۱۲۱/۷۹
ڈیزل/ پٹرول	=	/۱۷,۳۸,۳۱۹

سال ۹۰-۱۹۸۹

مرمت	=	/۱۷,۸۰,۲۲۴
ڈیزل/ پٹرول	=	/۲۱,۲۵,۸۰۸

☆ ۱۸۳ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** کیا وزیر امور انتظامیہ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے صوبہ کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے کا اعلان کیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو گذشتہ تین ماہ کے دوران اب تک کتنی نئی آسامیاں پر کس

قدر بے روزگاروں کو روزگار مہیا کیا جاچکا ہے۔ تفصیل دی جائے نیز کس قدر مقامی آفیسوں کو ترقی دی گئی ہے۔ ان کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی۔ جواب ضخیم ہے اسمبلی لائبریری کے اندراج رجسٹر کے سیریل نمبر ۳۸۷۸ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ ۱۴۳ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا) کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران صوبہ کی کن میونسپل کمیٹیوں، کارپوریشن کی چونگیوں کی نیلامی کی گئی، نیز مذکورہ نیلامی سے ہر میونسپل کمیٹی کارپوریشن کی نفع/ نقصان کی تفصیل کمیٹی وار دی جائے۔

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** (وزیر خزانہ)۔ ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران جن میونسپل کمیٹیوں / کارپوریشن کی چونگیوں کی نیلامی کی گئی۔ اس کی تفصیل بمعہ نفع نقصان کمیٹی وار درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام لوکل کونسل	1987-88 (نیلامی کی رقم)	نفع 88	نقصان 1987-	1988-89 (نیلامی کی رقم)	نفع 89	نقصان 1988-	1989-90 (نیلامی کی رقم)	نفع 90	نقصان 1989-	1990-91 (نیلامی کی رقم)	نفع 91	نقصان 1990-
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14
1	میونسپل کارپوریشن کوئٹہ	4,38,88,384.19	20,87,401/13	—	4,38,84,113.36	3,91,751	—	3,07,86,068.44	4,76,80,973/00	—	707,77,000	[illegible]	—
2	میونسپل کمیٹی پشین	[illegible]	1,80,086/01	—	16,60,000	—	46,036/67	16,79,000	1,19,000/00	—	20,88,000	[illegible]	—
3	میونسپل کمیٹی چمن	35,19,[illegible]	6,40,772/00	—	32,50,000	—	2,80,000	47,81,362	16,41,962/00	—	82,00,000	4,88,139/00	—
4	میونسپل کمیٹی ژوب	[illegible]	1,38,134/01	—	16,40,000	—	46,134/01	29,75,636.67	13,26,336/43	—	[illegible]	—	—
5	میونسپل کمیٹی لورالائی	[illegible]	3,22,000/00	—	36,00,000	11,75,000	—	34,16,286.00	—	30,712/00	[illegible]	—	—
6	میونسپل کمیٹی سبی	27,00,000.00	[illegible]	—	34,00,000	4,00,000	—	30,00,302.30	—	3,47,387/00	34,40,000	3,87,387/74	—
7	میونسپل کمیٹی زیارت	2,08,000.00	34,000/00	—	1,50,000	—	30,000	1,11,442.00	—	34,448/00	1,61,000.00	40,448/00	—
8	میونسپل کمیٹی ڈیرہ مراد جمالی	4,80,000.00	90,000	—	16,10,000	3,00,000	—	11,44,821.00	1,34,821/00	—	13,00,000	1,30,179/00	—
9	میونسپل کمیٹی اوستہ محمد	34,00,000.00	3,70,000	—	34,10,000	10,10,000	—	32,80,883/01	—	30,114/00	36,00,000/00	1,06,010/000	—
10	میونسپل کمیٹی مستونگ	[illegible]	—	70,000	11,30,000	2,50,000	—	12,65,784.00	1,167,840/00	—	[illegible]		—
11	میونسپل کمیٹی خضدار	22,30,000.00	—	1,30,000	20,27,000	3,07,000	—	22,30,842/00	7,12,840/00	—	41,90,000.00	6,00,180/00	—
12	میونسپل کمیٹی تربت	30,00,000.00	1,00,000	—	30,00,000	1,00,000	—	11,20,750/00	—	13,70,250/00	23,00,000.00	4,30,000/00	—
13	میونسپل کمیٹی گوادر	36,00,000.00	1,00,000	—	34,10,000	3,10,000	—	40,75,814/00	6,00,814/44	—	46,00,000.00	4,00,180/00	—
14	میونسپل کمیٹی پسنی	4,00,000.00	34,000	—	4,00,000	3,00,000	—	3,00,000	nil	nil	6,00,000.00	1,00,180/00	—

★ ۲۰۴ ○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا) کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران صوبہ کی میونسپل کارپوریشن اور میونسپل کمیٹی کے آمدن اور خرچ کی

تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ سالوں میں ان میونسپل کمیٹیوں اور میونسپل کارپوریشن کو کس قدر منافع/ خسارہ ہوا ہے نیز غیر ترقیاتی خرچ کی تفصیل بھی دی جائے۔

○ **وزیر خزانہ۔** وقت کی کمی کی وجہ سے بلوچستان کے دیگر میونسپل کمیٹیوں سے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں۔ البتہ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ سے جواب موصول ہوا ہے۔ جوکہ ذیل ہے۔ میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کی آمدن اور اخراجات کا تفصیل درج ذیل ہیں۔

	آمدنی		اخراجات	
(i)	سال ۸۸-۱۹۸۷	-/۷,۶۶,۵۶,۳۵۵	سال ۸۸-۱۹۸۰	-/۶,۳۷,۴,۴۹۵
(ii)	سال ۸۹-۱۹۸۸	-/۵,۹۹,۶۳,۵۵۴	سال ۸۹-۱۹۸۸	-/۷,۰۲,۳۷,۵۲۲
(iii)	سال ۹۰-۱۹۸۹	-/۶,۲۹,۰۵,۰۸۳	سال ۹۰-۱۹۸۹	-/۷,۱۱,۷۶,۲۱۷

تفصیلات کے گوشوارے ذیل ہیں

سال ۸۸-۱۹۸۷ء میں میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کو -/۷۹,۵۱,۸۶۰ روپے کی بچت ہوئی اور مالی سال ۸۹-۱۹۸۸ء میں -/۱۰۲,۷۲,۹۶۸ روپے اور ۹۰-۱۹۸۹ء میں -/۸۲,۷۱,۱۳۴ روپے کے خسارے کا سامنا رہا۔ ان خساروں کو میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کے محفوظ سرمائے سے پورا کیا گیا ہے۔ غیر ترقیاتی اخراجات اور دوسری مدات کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں۔

۸۸-۱۹۸۷

نمبر شمار	نام مدات	تنخواہیں	سائیڈ اخراجات	غیر ترقیاتی کام	ترقیاتی کام	میزان
۱	میونسپل سیکریٹریٹ	۱۰,۹۸,۵۸۴	۳,۶۳,۳۳۸	۲,۸۳,۸۴۶	۱۵۵۰۰۰	۱۸,۴۶,۷۶۸
۲	چارجڈ ایگریکلچر	۱,۷۴,۹۶۵	۲,۵۴,۹۷۰	---	---	۴,۲۹,۹۳۵
۳	شعبہ مالیات	۴,۳۹,۹۷۲	۲۲,۶۸۲	---	-----	۴,۶۲,۶۵۴
۴	ایرمانڈ انوسٹ	----	۲,۵۸,۶۲۵	----	۲۳۱۲۶۶	۴,۸۹,۸۹۱
۵	بلدیہ ہاؤس	۱,۵۳,۵۵۰	۸۰,۴۴۰	۳۴,۰۰	۱۲۸۳۳۹	۳,۹۶,۳۲۸
۶	چونگی	۲۳,۱۸,۳۵۶	۴۷,۸۴,۰۳۸	۵۸,۸۹۳	۲۲۸۰۰۰	۷۳,۸۹,۲۸۷
۷	ٹیکس برانچ	۱۰,۶۶,۲۲۸	۱,۴۳,۷۴۱	۳۴,۹۶۲	----	۱۲,۴۴,۹۳۱
۸	ٹانگہ	۱۹,۹۱۹	----	----	-----	۱۹,۹۱۹

۹	فاصلہ جناح اسکول	۶,۷۱,۸۲۶	۳,۶۳,۹۵۱	----	----	۱۰,۳۵,۷۷۷
۱۰	گرانٹ	----	۳,۶۹,۰۰۰	----	-----	۳,۶۹,۰۰۰
۱۱	سماجی بہبود	-----	۸۵,۰۰۰	-----	-----	۸۵,۰۰۰
۱۲	سنڈیمن لائبریری	۸۴,۷۶۳	۹۳۰	----	----	۸۵,۰۰۰
۱۳	اسپورٹس	----	۱,۴۷,۰۰۰	----	-----	۱,۴۷,۰۰۰
۱۴	شعبہ صحت	۴,۹۴,۵۰۶	۵۵,۰۲۶	----	-----	۸۵,۶۹۳
۱۵	صفائی	۹۵,۵۰,۱۷۶	۶,۰۶,۷۹۶	۱۷,۴۵۸	۴۷۴۳۳۶۰	۱,۰۶,۴۸,۷۹۰
۱۶	نالیاں	۱۰۶۰,۳۴۳	۵۹,۲۵۷	۲,۶۶,۳۳۱	۳۵۱۱۹۲	۱۷,۲۷,۰۲۳
۱۷	اینٹی ملیریا	۱,۱۲,۹۳۱	۲,۱۱,۱۱۳	----	----	۳,۲۴,۰۴۴
۱۸	ریکلیمیشن	۲,۰۸,۸۹۲	۳۷,۸۳۷	----	----	۲,۶۳,۷۲۹
۱۸-اے	فوڈ انسپکشن	----	۲,۱۰۰	----	-----	۱,۱۰۰
۱۹	میونسپل ٹرانسپورٹ	۹,۵۴,۲۹۳	۱۳,۰۹,۸۳۱	----	۲۷۷۱۵۳	۲۵,۴۱,۲۵۹
۲۰	ضلع قانون کی روک تھام	۳۶,۷۰۹	۶,۸۸۴	----	----	۴۳,۵۹۳
۲۱	میونسپل ڈسپنسریاں	۶,۷۷,۹۵۴	۹۰,۰۰۰	۲۱۳۹۲	۱۳۹۳۶۵	۱۳,۲۲,۴۴۳
۲۲	مذبح خانہ	۸۹,۸۵۶	۶,۴۹۹	۱۰۵۳۵۰	----	۲,۰۱,۷۰۵
۲۳	فائر بریگیڈ	۹,۷۵,۲۸۹	۱,۱۶,۶۰۳	۱۱۷۶	۸۵۸۰۰۰	۱۷,۰۷,۰۶۵
۲۴	سول ڈیفنس	----	۳۹,۵۸۹	----	----	۳۹,۵۸۹
۲۵	واٹر سپلائی	۴۸,۱۲,۲۹۸	۹۶,۷۰,۲۸۹	----	۲۴۲۲۸۱۹	۱۰۳۹,۰۴,۶۰۰
۲۶	سٹریٹ واٹرنگ	۱,۴۸,۱۸۴	۲,۴۶۰	----	-----	۱,۵۰,۶۴۴
۲۷	فلٹر ہاؤس	۱,۷۶,۰۳۶	۳,۸۷۷	----	-----	۱,۱۹,۹۱۳
۲۸	روڈز	۷,۴۲,۴۱۹	۲,۷۰,۱۷۷	۶۹۹۸۵۶	۴۴۲۸۹۰۶	۶۱,۴۱,۲۹۵
۲۹	بلڈنگ	۱۰,۱۰,۶۶۱	۷۶,۶۵۹	۱۱۹۲۲۰	۲۴۴۳۱۳۵	۳۶۴۹,۶۷۵
۳۰	بلڈنگ کنٹرول	۱,۹۹,۲۳۶	۱,۲۵,۰۶۶	----	----	۳,۲۴,۳۱۲
۳۱	باغات و درخت	۳,۴۷,۴۰۵	۲۹,۳۳۸	----	۳۱۵۶۳۷۱	۳۵,۳۳,۱۱۷
۳۲	اسٹریٹ لائٹنگ	۲,۲۵,۳۳۸	۱۰,۲۱,۰۵۶	----	۵۷۶۸۰۳	۱۸,۲۳,۱۹۸

۳۳	مساجد	۱,۶۶,۴۶۴	۵۸,۲۳۰	۳۷,۴۲۴	----	۲,۶۲,۱۳۰
۳۴	شٹلائیٹ ٹاؤن	۱۰,۹۳,۹۰۶	۱,۱۸,۰۷	----	----	۱۲,۱۱,۹۷۵
۳۵	سوشل ویلفیئر					
	Total =-	۲,۸۹,۱۱,۰۸۲	۱۸۲۶۰۰۶۰	۱۵۸۷۹۹۰	۱۱۸۹۴۲۲	۶,۳۷,۴۰,۳۹

۱۹۸۸–۸۹

نمبرشمار	نام مدات	تنخواہیں	سائیڈ اخراجات	غیرترقیاتی کام	ترقیاتی کام	میزان
۱	میونسپل سیکریٹریٹ	۱۳,۵۸,۵۶۴	۵,۰۰,۸۳۶	۱۱,۵۳۲	۶۰,۰۰۰	۱۹,۸۰,۹۳۲
۲	چارجڈ ایگریکلچر	----	۱۰,۶۲,۴۹۴	----	----	۱۰,۶۲,۴۹۴
۳	شعبہ مالیات	۴,۸۴,۸۲۲	۲۸,۴۲۳	----	----	۵,۱۳,۲۴۵
۴	ایڈمانڈ انو منٹ	----	۵,۰۵,۷۷۳	----	۱۰۵۳۳۱	۱۵,۲۱,۱۰۴
۵	بلدیہ ہاؤس	۱,۷۶,۲۹۳	۸۳,۷۲۳	۲۶,۸۶۷	----	۲,۸۶,۸۸۳
۶	چونگی	۲۷,۲۹,۱۱۳	۶۴,۰۲,۲۹۵	۱۸,۱۶۶	----	۹۱,۴۹,۵۷۴
۷	ٹیکس برانچ	۱۰,۶۵,۵۲۷	۱,۷۲,۰۲۸	۷۲,۲۷۵	----	۱۳,۰۹,۸۳۰
۸	تانگہ	۲۱,۲۰۵	----	-----	-----	۲۱,۲۰۵
۹	فاطمہ جناح اسکول	۷,۵۲,۹۳۸	۶۳,۲۲۴	۲۶,۷۸۵	----	۸,۴۲,۹۶۷
۱۰	گرانٹ	----	۲,۶۵,۰۰۰	----	----	۲,۶۵,۰۰۰
۱۱	سماجی بہبود	----	۱,۰۲,۰۰۰	----	----	۱,۰۲,۰۰۰
۱۲	سنڈیمن لائبریری	۹۰,۳۷۸	۶۸۸	----	----	۹۱,۰۰۶
۱۳	اسپورٹس	----	۱,۶۴,۰۰۰	---	----	۱,۶۴,۰۰۰
۱۴	شعبہ صحت	۵,۵۳,۸۵۶	۸۱,۶۲۸	-----	-----	۶,۳۵,۴۸۴
۱۵	صفائی	۱۰,۴۱,۲۴۶۶	۸,۹۰,۲۷۸	۱۵,۸۷۷	۷۹۶۴	۱,۱۳,۹۸,۲۳۵
۱۶	نالیاں	۱۱,۵۸,۵۲۰	۵۶,۱۵۴	۱۶۰۰۹۷	۴ ۳۰۹۸۰۴۱	۴۴,۷۲,۸۱۲
۱۷	انٹی ملیریا	۱۱,۷۲,۳۲	۴,۳۲,۵۱۳	----	----	۵,۴۹,۷۴۵
۱۸	ویکسینیشن	۲,۱۳,۱۴۱	۱۹,۲۸۴	----	-----	۲,۳۲,۴۲۵

۱۹	میونسپل ٹرانسپورٹ	۱۰,۵۵,۸۱۱	۱۱,۲۰,۶۹۷	----	----	۲۱,۷۶,۵۰۸
۲۰	ضلع قانون کی روک تھام	۵۳,۱۶۸	۶,۵۳۷	----	----	۵۹,۷۰۵
۲۱	میونسپل ڈسپنسریاں	۷,۴۳,۹۳۶	۷,۲۱,۵۴۷	۳۶۳۵۰	----	۱۵,۰۱,۸۳۳
۲۲	ملاح خانہ	۹۳,۱۷۹	۱۰,۸۵۰	۱۲۰۰۶۷	----	۲,۲۵,۰۹۶
۲۳	فائر بریگیڈ	۷,۷۴,۹۱۶	۱,۷۳,۱۴۹	۷۹۰۸۲	----	۱۰,۲۷,۱۴۷
۲۴	سول ڈیفنس	---	۶۶,۳۳۳	----	----	۶۶,۳۳۳
۲۵	واٹر سپلائی	۵۶,۹۵,۱۴۷	۸۷,۳۷,۲۵۴	۵۳۸۲۴	۲۹۴۳۹۱ ۳۵۷۶۹۸ ۶۳۹۱۹ ۹۶۹۲۷۵	۱,۶۹,۵۶,۳۵۸
۲۶	سٹریٹ واٹرنگ	۱,۸۸,۳۷۳	۲۶,۷۸۹	----	----	۲,۱۵,۷۶۷
۲۷	فلٹر ہاؤس	۲,۱۳,۰۶۶	۲,۷۰۱	----	----	۲,۱۵,۷۶۷
۲۸	روڈز	۸,۱۷,۵۳۶	۱,۱۰,۳۶۸	۶۴۹۷۳۷	۳۱۸۰۰۸۰	۴۷,۳۷,۸۲۹
۲۹	بلڈنگ	۱۱,۹۷,۴۴۷	۱,۲۱,۷۰۴	۴۷۴۷۸۵	۷۸۴۶۹۹	۲۵,۷۸,۶۳۵
۳۰	بلڈنگ کنٹرول	۲,۱۳,۸۷۷	۳۷,۶۴۳	----	-----	۲,۵۱,۵۲۰
۳۱	باغات و درخت	۳,۸۲,۶۲۴	۱۸,۰۳۹	۴۴۸۰۲۳	----	۸,۴۸,۶۸۶
۳۲	اسٹریٹ لائٹنگ	۲,۰۳,۷۹۵	۲۱,۶۷,۵۷۷	----	۱۰۸۲۸۲	۲۷,۷۶,۱۹۳
۳۳	مساجد	۱,۷۳,۹۰۲	۳,۴۶,۳۴۷	۱۰۷۲۵۸	۲۹۷۲۳۰	۶,۲۸,۳۸۷
۳۴	شیلائیٹ ٹاؤن	۱۲,۸۷,۳۸۵	۸۹,۱۲۷	----	----	۱۳,۷۶,۵۱۲
	سوشل ویلفیئر					
	Total =-	۳,۲۲,۲۵,۱۹۸	۲,۲۵,۸۸,۰۸۱	۱۱,۰۹۳,۵۴۸	۲۴۳,۴۷۲۵	۶۸۳۴۶۵۲۲

۱۹۸۸–۸۹

نمبر شمار	نام مدات	تنخواہیں	سائیڈ اخراجات	غیر ترقیاتی کام	ترقیاتی کام	میزان
۱	میونسپل سیکریٹریٹ	۱۸,۷۱,۹۷۱	۷,۳۶,۳۵۲	------	۳,۷۶,۲۹۸	۲۸,۷۴,۷۲۱
۲	چارجڈ ایگریکلچر	۳,۵۱,۴۳۶	۲,۵۳,۴۲۲	----	----	۶,۱۳,۸۵۸
۳	شعبہ مالیات	۶,۲۵,۳۴۸	۳۶,۸۶۰	----	----	۶,۶۲,۲۰۸
۴	ایئرمائنڈ الوسنٹ	----	۹,۱۱,۲۰۶	----	----	۹,۱۱,۲۰۶

۵	بلدیہ ہاؤس	۱,۹۹,۵۴۵	۷۳,۹۹۴	۲۵۱	----	۲,۷۳,۷۹۰
۶	چونگی	۳۰,۴۷,۹۸۲	۷۷,۲۸,۱۸۱	۷۴۶	----	۲,۷۳,۷۹۰
۷	ٹیکس برانچ	۱۲,۰۹,۹۹۵	۱,۴۸,۰۳۸	۶۴۵۵۰	----	۱,۲۲,۵۳۰
۸	ٹانگہ	۲۵,۳۶۶	----	----	-----	۲۵,۳۶۶
۹	فاصلہ جناح اسکول	۸,۱۰,۶۵۱	۵۰۵۴۸	۱۲۱۰	----	۸,۶۲,۴۰۹
۱۰	گرانٹ	-----	۲,۷۲,۰۰۰	----	-----	۲,۷۲,۰۰۰
۱۱	سماجی بہبود	----	۱,۲۰,۰۰۰	-----	-----	۱,۲۰,۰۰۰
۱۲	سنڈیمن لائبریری	۷۴,۲۷۳	۵۴۰	-----	-----	۷۴,۸۱۳
۱۳	اسپورٹس	----	۱,۵۶,۰۰۰	-----	-----	۱,۵۶,۰۰۰
۱۴	شعبہ صحت	۶,۸۵,۴۲۲	۸۰,۰۸۲	----	----	۷,۶۵,۵۰۴
۱۵	صفائی	۱۱,۹۸,۵۴۵	۱۰,۹۴,۹۴۲	۶۶۵۸	۲۲۲۹۴۰	۱,۳۳,۶۳,۹۷۹
۱۶	نالیاں	۱۱,۰۵,۱۵۹	۵۲,۸۷۴	۳۶۳۵۴۱	۲۸۴۴۱۴	۱۸,۰۵,۹۸۸
۱۷	اینٹی ملیریا	۱,۲۳,۹۳۰	۸۴,۹۹۱	----	----	۲,۰۸۹۲۱
۱۸	ریکیشن	۲,۵۷,۲۲۹	۲۶,۴۵۸	---	----	۲,۸۳,۶۸۷
۱۹	میونسپل ٹرانسپورٹ	۱۱,۴۳,۲۵۴	۴۱,۳۱,۸۹۹	۳۲۶	۳۲۶	۲۶,۷۵,۴۷۶
۲۰	ضلع خانون کی روک تھام	۶۲,۴۰۱	۱۵,۱۰۲	----	----	۷۷,۵۰۸
۲۱	میونسپل ڈسپنسریاں	۸,۴۷,۱۱۱	۶,۸۶,۳۶۴	۱۰۶۶۷۷	----	۱۶,۴۰,۱۵۲
۲۲	ملاح خانہ	۱,۱۰,۸۶۰	۱۲,۹۱۳	۲۱۴۰۰	----	۱,۴۵,۱۷۳
۲۳	فائر بریگیڈ	۹,۰۲,۰۶۳	۲,۰۷,۱۴۰	۷۶۸۰	----	۱۱,۱۶,۸۸۳
۲۴	سول ڈیفنس	----	۸,۹۰۱	----	-----	۸,۹۰۱
۲۵	واٹر سپلائی	۷۲,۴۱,۰۶۵	۹۷,۱۵,۴۵۵	-----	۱۱۷۹۱۰۷	۱۸۷,۳۸,۸۳۰
۲۶	سٹریٹ وائرنگ	۲,۵۴,۱۹۱	۳,۵۶۰	----	۳۶۵۳۹۰	۲,۹۵,۲۵۱
۲۷	فلٹر ہاؤس	۲,۱۸,۰۵۷	۸,۲۱۵	---	----	۲,۲۶,۲۷۲
۲۸	روڈز	۹,۳۵,۹۹۹	۱,۸۲,۵۸۹	۱۳۴۶۱۹۸	۵۶۰۸۰۶	۳۰,۲۵,۵۹۲

۲۹	بلڈنگ	۱۳,۰۰,۸۲۸	۱,۱۱,۳۷۱	۳۷۳۰۷۰	۲۳۹۲۹۳	۲۰,۳۷,۵۳۳
۳۰	بلڈنگ کنٹرول	۲,۷۳,۹۷۹	۳۱,۲۵۹	---	---	۳,۰۵,۲۳۸
۳۱	باغات و درخت	۳,۵۸,۳۷۲	۳۲,۵۵۳	---	۵۹۲۱۷۹	۱۰,۵۳,۱۰۲
۳۲	اسٹریٹ لائٹنگ	۲,۳۰,۹۰۷	۲,۰۳,۲۰۱۳	---	۱۸۶۱۲۹	۲۳,۶۹,۰۹۰
۳۳	مساجد	۲,۱۳,۸۲۹۵۹۰	۱,۰۵,۰۲۸	۳۱۷۹۳	----	۳,۶۰,۷۱۱
۳۴	سٹیلائٹ ٹاؤن	۳,۳۱,۸۱۸	۳۳,۶۵۰	----	----	۳,۷۱,۳۶۸
۳۵	سوشل ویلفیئر	۱,۰۱,۲۳۲	۶۳۰	----	----	۱,۰۱,۸۸۲
	Total =-	۳۸۰۹۰۲۲۹	۲۹۳۷۳۲۱۰	۴۲۳۴۳۹۷	۲۲۰۱۳۰۲	۷۱۷۹۲۱۹

جناب اسپیکر- ارجن داس صاحب پوزیشن پھر اس طرح ہوگئی کہ پندرہ دن کا نوٹس جو دیتے ہیں اسمبلی سیکریٹریٹ اس میں شائد وہ دن کم ہوں گے- اجلاس کے بعد آپ دیکھ لیجئے گا-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب اسپیکر ممبر کا یہ بھی (Privelege) ہے کہ وہ قلیل المدت سوال پوچھ سکتا ہے-

○ **جناب اسپیکر-** جناب قلیل مہلت کی الگ نوعیت ہے اور اس قسم کے سوالات الگ نوعیت کے ہوتے ہیں-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ عوامی مفادات میں آپ اچھے اچھے فیصلے کریں- اچھی (Commitment) کریں اب اگر وزیر صاحب بے بس ہے؟

○ **میر جان محمد جمالی-** جناب اسپیکر ۱۳ جون کی کارروائی کا حکم ملا تھا کہ ۲۰ جونکو وہ سوالات پوچھے جائیں گے- آپ کے سامنے لائے گئے- سوال نمبر ۲۸۴- ۲۸۵ اگر معزز رکن دیتے ہم یہ سوال ان کو.........

○ **جناب اسپیکر-** اب سوالات آتے ہیں وزیر بلدیات صاحب کے وہ بھی نہیں اس سلسلے میں پھر وہی---------(مداخلت)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** جناب اسپیکر میرے خیال میں وزیر بلدیات کے سوالات جتنے بھی تھے وہ تین چار دن سے آپ متواتر رکھ رہے ہیں اور متعلقہ وزیر نہیں آتے- تو سلسلے میں' میں اپنے سوالات آئندہ

سیشن کے لئے نہیں چھوڑتا ہوں کیونکہ میرے جو سوالات ہیں آج اگر ان کی اہمیت ہے کل جب آپ رکھیں گے تو ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔ میں اپنے دونوں سوالات (With Draw) نہیں کروں گا۔ میں گذارش کروں گا کہ چیف منسٹر صاحب نے جو فیصلے کئے ہیں وہ اس فلور پر کہہ دیں۔

○ **وزیر ملازمتہا و نظم ونسق عمومی** - جناب اسپیکر اگر مجھے اجازت دیں تو میں ایوان میں ایک وضاحت کروں گا اپنے ہی سوالوں کے سلسلے میں یا جناب اسپیکر صاحب آپ اجازت دیں کہ میں آکر بتا دوں کہ کچھ اس قسم کے سوالات بھیجے گئے جو دوسری وزارتوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی طرف سے حکم ہوتا تو ہم دوسرے محکموں سے اکٹھے کرتے ہیں۔ تو ان کے اکٹھے کرنے میں دیر ہوجاتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس محکمے کا سوال ہو اس محکمے سے پوچھا جائے۔ بعد میں آپ بتا دیں جو بھی صورتحال ہوگی اس کے مطابق کریں گے۔

نواب صاحب وزیر بلدیات کے سوالات کا جواب آپ دیں گے؟

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** جی۔

○ **وزیر خزانہ۔** میر عبدالکریم نوشیروانی کی طرف سے پوچھیں گے اگلا سوال مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب کا ہے۔

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** جناب اسپیکر اگر معزز رکن چاہے تو میں پڑھ لوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** نہیں جناب ہم آپ کو زحمت نہیں دیں گے سپلیمنٹری میں یہی عرض کروں گا۔

اب فکر احتجاج نہ غم روز گار کا
یہ مسئلہ کچھ اور ہے میرے وقار کا

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔ نواب صاحب اس کا جواب مختصر ہے یا لمبا۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب آپ دیکھ لیں کہ مختصر یا لمبا جواب ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب ہمارے پاس اس کی کارروائی ہی نہیں۔

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** جناب کارروائی آپ کو پہنچا دوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** نہ جی آپ تکلیف نہ کریں۔ اصل میں کچھ اس طرح ہے کہ سوالات کے جوابات مکس ہوگئے ہیں کہ کونسے سوال کا جواب کس دن کو آرہا ہے سمجھ میں نہیں آرہا۔ جناب اگر جواب مختصر ہے تو آپ ارشاد فرمائے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر ضمنی سوال ہے کہ پراگرس کتنی ہے۔

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** جناب پراگرس آپ کے سامنے ہیں پڑھ لیجئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔

☆ ۱۹۹ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)۔ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۸ء کے دوران گوٹھ خیرالدین اور گوٹھ آرم پور کے واٹر سپلائی اسکیمات کا کام محکمہ بلدیات کے زیر انتظام ہوا ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ اسکیمات مکمل ہوگئے ہیں۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت ان اسکیمات کو مکمل کرنے کے لئے سال ۱۹۹۲ء-۱۹۹۳ء کے سالانہ ترقیات پروگرام میں رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر خزانہ**

(الف) سال ۸۶-۱۹۸۵ء میں ایم۔ پی۔ اے فنڈز (سابقہ ایم۔ پی۔ اے میر نبی بخش کھوسو) کے تحت ان واٹر سپلائی اسکیموں کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے تھے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام اسکیم	مختص شدہ رقم	خرچ شدہ رقم	پراگرس (فزیکل	/ فنانشل)
واٹر سپلائی اسکیم خیرالدین	۱,۰۰۰,۰۰۰/-	۴۲,۰۰۰۰/-	۲۵٪	۱۰۰٪

واٹر سپلائی اسکیم آدم پور	-/۱۰,۰۰,۰۰۰	-/۹,۲۰,۰۰۰	۲۵٪	۱۰۰٪

(ب) ان نامکمل اسکیمات کو مکمل کرنے کے لئے سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں میں محکمہ بلدیات نے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

☆ ۲۰۵ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں گزٹیڈ / نان گزیٹڈ کل کس قدر آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں اور کتنی آسامیوں پر دفتری اہلکاران کو ترقیاں دی گئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

(ب) کیا مذکورہ تخلیق شدہ آسامیوں کو اخبارات میں مشتہر کیا گیا تفصیل دی جائے۔

○ وزیر خزانہ

(الف) سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران میونسپل کارپوریشن کوئٹہ میں مندرجہ ذیل گزٹیڈ / نان گزٹیڈ آسامیاں تخلیق کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	تفصیل
۱۔	سینئر کلرک (بی گریڈ ۶)	۳	
۲۔	ٹیوب ویل ڈرائیور (بی گریڈ ۴)	۳۱	
۳۔	ڈرافٹسمین (بی گریڈ ۷)	۱	
۴۔	لوہار (بی گریڈ ۶)	۱	
۵۔	پرنسپل اسسٹنٹ ٹو میونسپل کمشنر (بی گریڈ ۱۲)	۱	
۶۔	فٹر واٹر سپلائی (بی گریڈ ۳)	۵	
۷۔	سینٹری انسپکٹر (بی گریڈ ۶)	۱	
۸۔	لیڈی ڈاکٹر (بی گریڈ ۱۷)	۱	۲۲-۱۲-۸۹ کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا
۹۔	سینٹری انسپکٹر (بی گریڈ ۶)	۱	۲۸-۱۲-۸۷ کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا
۱۰۔	سینٹری سپروائزر (بی گریڈ ۴)	۴	۲۸-۹-۸۷ کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا

١١-	سب انجینئر (بی گریڈ ١١)	١	٢٦-٩-٨٧ کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا
١٢-	پبلک کمیشن آفسر (بی گریڈ ١٦)	١	١٠-٢-٨٨ کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا
١٣-	خاکروب (بی گریڈ ١)	٣٧	١٠-١-٨٧ کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا
١٤-	نائب قاصد (بی گریڈ ١)	٨	
١٥-	گیٹ کیپر (بی گریڈ ١)	١	
١٦-	وال مین (بی گریڈ ١)	٣٥	
١٧-	چوکیدار (بی گریڈ ١)	١٦	
١٨-	ڈرائیور (بی گریڈ ٢)	٩	
١٩-	ڈرائیور (بی گریڈ ٢)	١	
٢٠-	فائرمین (بی گریڈ ٢)	٢	
٢١-	فٹر قلی (بی گریڈ ٢)	٣	
٢٢-	سینٹری انسپکٹر (بی گریڈ ٦)	١	
٢٣-	جونیئر کلرک (بی گریڈ ٥)	١	
٢٤-	کیرو مین (بی گریڈ ٧)	١	
٢٥-	ہیلپر برائے الیکٹریشن (بی گریڈ ١)	١	

نمبر شمار ١ تا ٧ سینارٹی / فٹس کی بنیاد پر میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کو ترقیاں دی گئیں۔

نمبر شمار ٨ تا ١٣ ان آسامیوں کو مقامی اخبارات میں مشتہر کیا گیا اور براہ راست تعیناتیاں کی گئی۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال۔

☆ ٢٢٦ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنوری ١٩٩١ء میں میونسپل کمیٹی تربت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہوتی تھی جو ناکام ہوگئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورخہ ٢٤ اپریل ١٩٩١ء کو میونسپل کمیٹی تربت کو معطل کیا گیا تھا؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر خزانہ**

(الف) ۷ جنوری ۱۹۹۱ء کو میونسپل کمیٹی تربت کی خصوصی میٹنگ بسلسلہ تحریک عدم اعتماد برخلاف چیئرمین میونسپل کمیٹی تربت منعقد ہونا قرار پائی تھی۔ لیکن مقررہ تاریخ کو جن ممبران نے میٹنگ بلانے کی استدعا کی تھی میں سے چند ایک غیر حاضر رہے اور اس طرح کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے میٹنگ منعقد نہ ہو سکتی تھی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) میونسپل کمیٹی تربت کی ناقص کارکردگی' بدانتظامی' اختیارات کے ناجائز استعمال اور عوام کے بے شمار شکایات کی بنیاد پر اور بالخصوص کونسلران کے مابین اختلافات کے پیش نظر میونسپل کمیٹی تربت کو معطل کرنا ناگزیر تھا تاہم قواعد کے مطابق مندرجہ بالا الزامات کی انکوائری کے لئے ڈپٹی کمشنر تربت کو تحریر کیا جاچکا ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر میرا ایک ضمنی سوال ہے میں اس فلور پر کہوں گا کہ جو الزامات میونسپل کمیٹی پر لگائے گئے ہیں۔ وزیراعلیٰ صاحب کیونکہ اس کی ریزوز دیئے ہیں۔ اس کو لوکل گورنمنٹ نہیں کرسکا ہے۔ وزیراعلیٰ اس ایوان کے سامنے خدا کو حاضر ناظر جان کر کہیں کہ واقعی ان الزامات کی بنیاد پر میونسپل کمیٹی توڑی ہے یا مخلوط گورنمنٹ میں شامل کسی سیاسی پارٹی کے کہنے پر۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں پر بنیادی طور پر جمہوری طور پر ہم جو جمہوریت کے دعویٰ دار ہیں اس کے منفی کرداروں کر رہے ہیں۔

○ **وزیر محنت و افرادی قوت۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ معزز رکن سوال کر رہے ہیں۔ ہمارے وزیر موصوف جواب دے رہے ہیں اور جس طرح کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ خدا کو حاضر ناظر جان کر جواب دینا اچھی بات نہیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ کہہ رہے ہیں۔ (مداخلت-------)

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** وزیر خزانہ

جناب اسپیکر ڈپٹی کمشنر تربت تحقیقات کر رہے ہیں اور وہ سابقہ چیئرمین کو یہ کہے کہ وہ خدا کو حاضر ناظر جان کر کہے کہ (Irregularity) اس نے کی ہے یا نہیں کی ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** میرا سوال وزیراعلیٰ صاحب سے یہ ہے کہ اگر وہ کہتے ہیں کہ میرا ضمیر مطمئن ہے میں نے جو کچھ کیا میں صحیح کیا میں ضمیر کے حوالے سے کہتا ہوں جو تربت میں جو (Irregularity) ہوئی

ہیں اور اس کو توڑنا ایک ضروری عمل تھا عوام کے حق میں میں اس حوالے سے کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کچھ کہیں۔

○ **میرباز محمد خان کھیتران۔** جناب اسپیکر یہ بہتر ہے کہ جو وزیر صاحب ان کا جواب دے رہے ہیں یہ ذمہ داری انہی کی ہے وزیر اعلیٰ صاحب کے کہنے کی کیا ضرورت؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر کھیتران صاحب نہیں سمجھ رہے ہاشمی صاحب انہیں کچھ اور کہہ رہے ہیں اور وہ کچھ اور بتا رہے ہیں۔

○ **وزیر اعلیٰ۔** محترم اسپیکر صاحب اس کا مطلب ہے کہ ہر ممبر قرآن شریف اٹھائے کہ اس نے سوال کئے وہ بھی صحیح ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب آپ اپنے ضمیر کے حوالے سے کہیں میں اپنے ضمیر کے حوالے سے کہتا ہوں کہ میں نے جو سوال کئے ہیں میں نے صحیح کئے ہیں۔

○ **وزیر اعلیٰ۔** وہ ممبر حلف اٹھاتے ہیں اسمبلی میں۔ آپ جو بات کر رہے ہیں تو اس کو ضمیر کے مطابق سمجھ رہے ہیں اور جس طرح لوکل گورنمنٹ کے وزیر صاحب میرے پاس فائل لائے اور انہوں نے باتیں کہیں اب یہ دیکھ لیں میں وزیر اعلیٰ ہوں اور ڈیپارٹمنٹ کو اپنی کارروائی یا جاننے کے لئے حالات کا بہتر پتہ ہوتا ہے۔ جو کارروائی میرے پاس لائے میں نے اس کے تحت کارروائی کی۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر میں نے یہاں ٹیکنیکل سوال کیا تھا اور گورنمنٹ نے اس کو ٹیکنیکل طریقے سے ختم کیا میں نے یہ سوال کیا تھا کہ بلوچستان میں کتنے میونسپل کارپوریشن ہیں جن کے خلاف انکوائری ہوئی ہے اس نے مجھے نوٹ لکھا کہ آپ کس وقت کے مانگتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں کئی ایسے میونسپل کمیٹی ہیں جن کے خلاف انکوائری مکمل ہو چکی ہے لیکن اب تک ان کے خلاف یہ عمل کیوں نہیں ہوا۔ ایسا تربت میں کیوں ہوا اور چیف منسٹر صاحب کی انفارمیشن کے لئے یہ سمری ایک دفعہ پہلے (Move) ہوا تھا۔ میں اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا میں اس طرح نہیں کروں گا۔ یہ صرف تربت کے ساتھ نہیں ہوا بلکہ زہری یونین کونسل کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک سیاسی انتقام پر حکومت میں شامل

ایک پارٹی کر رہی ہے کیونکہ ایک دفعہ اس نے تربت میونسپل کمیٹی کے خلاف عدم اعتماد پیش کی جو منظور نہیں ہوا پھر اس کے بعد غیر سیاسی غیر جمہوری انداز اختیار کیا۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب۔ اس میں کوئی ضمنی سوال ہے مزید آپ کوئی کرنا چاہئیں گے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** اچھا میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کے سامنے کوئی ریگولرٹیز ہیں۔ آپ مجھے بتا دیں کہ کیا ریگولرٹیز ہیں وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی مقرر کی ہے۔ جن میونسپلٹیز کی کیمٹیوں کی رپورٹس آئی ہیں ان کو ڈیزالو dissolve نہیں کیا گیا ہے اس پر جو بھی انکوائری ہو رہی ہے اس کو کیوں ڈیزالو dissolve کیا گیا ہے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب آپ کیا چاہتے ہیں آپ کہتے ہیں ہم سب کو اڑا دیں؟

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** نہیں میں یہ چاہتا ہوں آپ جمہوریت کے دعوئی دار ہیں آپ یہاں پر-------(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب دو ممبران باہمی مخاطب نہیں ہوسکتے ہیں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** یہاں پر ہم سب جمہوریت کے دعوئی دار ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میونسپل کمیٹی کو غیر جمہوری بنیادوں پر توڑا گیا ہے اور یہ بالکل سیاسی انتقام گری ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی متعلقہ وزیر صاحب ان کے اس سوال کے بارے میں کیا جواب دیں گے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جی میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ میونسپل کمیٹی تربت کو ڈیزالو dissolve کیا گیا ہے یہ سیاسی انتقام ہے ایسی کوئی بات نہیں ہے اس کی تحقیقات ہو رہی ہے اور وہ تحقیقات کی رپور ہم----(مداخلت)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** سر میری رائے ہے کہ بہت سے ایسے کارپوریشن فرض کریں۔ سب سے جو زیادہ ہے کوئٹہ میونسپل کارپوریشن ہے۔ اس کے خلاف ڈھیر سارے الزامات موجود ہے حب ہے اس میں بے حساب اریولیٹی ہوئی ہے حب ان کے خلاف جو تحقیقات مکمل ہو کہ حکومت کے ٹیبل پر پڑا ہوا ہے ان کے

بارے میں تو کوئی ایکشن نہیں لیتے ہیں۔ میونسپل تربت کے خلاف وہ انکوائری کر رہے ہیں اور اس نے ایکشن لے لیا ہے۔ یا عجیب بے تکی سی بات ہے اگر وہ کہتے ہیں مجھے کہ یہاں پر کوئی میونسپلٹی اور کارپوریشن جو ہے انکوائری نہیں ہوئی ہے اور بہت سے ایسے پروجیکٹ ہیں جن پر بات ہوئی ہے کہ ان ریگلولیٹر ہیں ان کو کیوں نہیں توڑا گیا ہے؟ نیکسٹ کوئسچن (Next Question) میں بھی آجاتا ہے ان کو کیوں نہیں توڑا گیا ہے۔ وہاں کی بجائے اس کو توڑنے کی ان کو فنڈز کو منجمد کیا گیا ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے سامنے کہ اگر جمہوریت کے دعویٰ دار اس قسم کے غیر جمہوری عمل کرے تو یہ نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ جمہوریت کے دعویٰ میں سچے ہیں۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر صاحب۔

بڑی لمبی چوڑی ضمنی تقریر ہوگئی ہے اور چیئرمین صاحب میونسپل کمیٹی کو اگر کوئی اعتراض ہے وہ عدالت عالیہ سے رجوع کرسکتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ میں اس ضمن میں ڈاکٹر مالک صاحب کے سوالات ہی کے حوالے سے گذارش کروں گا اور تجویز کروں گا کہ اس کو کمیٹی کے لئے رکھا جائے اس کے لئے کمیٹی مرتب کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال پر چونکہ کمیٹی والا مسئلہ قبل از وقت ہے۔۔۔۔(مداخلت)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** میں یہ کہتا ہوں نہ منسٹر۔ اسپیکر صاحب فلور صاحب فلور صاحب مجھے مطمئن کرے یا تو یہ ہے کہ جیسے ارجن داس صاحب نے کہا کہ چیف منسٹر صاحب ایک اسپیشل طور پر اس کو بحال کرے۔ اسپیشل کمیٹی بنائے اور اس کی تحقیقات کرے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جس انکوائری کے لئے بقول اس جواب کے انکوائری کے لئے جو کورم انہوں نے مقرر کیا ہے اور اس سلسلے میں ان کا جواب آگیا ہے۔

○ **مسٹر کچکول علی ایڈوکیٹ۔** جناب اسپیکر صاحب۔ آپ بحیثیت ایک جج کے اور بطور پروفیشنل وکیل کے ہے آپ اس ملزم کو جرم ثابت کرکے سزدیتے ہیں یا جوں ہی ٹرائیل شروع ہوا ہے اس کو سزا دیتے

ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے دوست یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ عدالت میں جائیں آیا یہاں ہر ایک محکمہ جو بھی غلطی کرے۔ ہم لوگ عدالت میں جائیں؟ یہ ایوان تو خود ایک آرگن ہے خود اس کی ایک بڑی اہمیت ہے میں کہتا ہوں یہ ایک بالکل ایک مڈرلنگ ہے کہ ہم لوگوں کو عدالت میں جانے کی تجویز دیتے ہیں انہوں نے ایک بہت بڑی سیاسی اور جمہوری غلطی کی ہے اور یہ انہی کی ہٹ دھرمی سے پھر اس طرح جمہوری ادارے توڑ دیئے جائیں میرے خیال میں پھر کل اس اسمبلی کو توڑ دے گے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جس طرح معزز رکن فرما رہے ہیں کہ اگر منتخب ادارہ کو توڑ دیا جائے اور اس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ وہ عدالت سے رجوع کرے تو یہ بقول ان کے مجرم کے روایت کے برخلاف ہے۔ ان کو پتہ نہیں یاد ہوگا یا نہیں صوبائی اسمبلی کو بھی توڑا گیا تھا۔ ڈیزالو کرایا گیا تھا اس کے بعد بہت سے معزز اراکین نے کوشش کی۔ جس طرح سے صوبائی اسمبلی ایک ایکٹڈ باڈی ہے۔ اس طرح سے میونسپل کارپوریشن یونین کونسل' ٹاؤن کمیٹی یا سارے ایکٹڈ ادارے ہیں اگر اس کو ڈیزالو کیا جاتا ہے جس طرح کہ صوبائی اسمبلی کو عدالت عالیہ میں اس کو ریوائیز کیا ہے۔ تو اس آپ عدالت سر رجوع کریں۔ اگر عدالت اس کے حق میں فیصلہ دیا ہے اور اس کو روایز کرتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** یہ صرف یہاں اس فلور پر کہنا چاہوں گا کہ ۱۹۸۸ء میں جب اسمبلی کو توڑا گیا تھا اس کے خلاف ہی ہمارے دوست افیصلہ کے خلاف عوام کے پاس گئے جن میں آپ بھی شامل تھے ابھی یہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے یا تو کلیئر کریں وہ کہیں کہ جی ہم نے کیا ہے۔ اس کو پھر جسٹیفائی نہیں کریں کہ آپ عدالت میں جائیں ہم سمجھتے ہیں کہ اس عمل کو بھی ہم نے غلط سمجھا تھا جو اسمبلی کو ڈیزالو کیا تھا اور اس عمل کو بھی غلط سمجھتے ہیں اس کا جو ہے نا یا تو ہمیں Convence کونس کیا جائے دلائل دیئے جائیں کہ یہاں پر باقی میونسپلٹی بڑے سموتھلی Smoothly جارہے ہیں میونسپل کمیٹی تربت جو ہے کیونکہ اس میں ذاتی طور پر اس کو کچھ لوگ پسند نہیں کرتے ہیں پہلے Vate of Confidence ووٹ آف کنفیڈنس لائے۔ وہ جب پاس نہیں ہوا اور اس کے جواب اس طرح دی گئی کورم پورا نہیں یہ پاس نہیں ہوسکا۔ آج بھی یہ بات ریکارڈ میں موجود ہے لیکن اس کو اس طرح سے جسٹیفائی نہ کریں یا آپ اس غیر جمہوری عمل کو جسٹیفائی کر رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی نواب صاحب۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں نے معزز رکن سے یہ عرض کیا ہے گذارش کی ہے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ میرا جو سوال تھا وہ کلیئر ہوگیا ہے۔ میں مزید بجٹ برائے بحث میں جانا نہیں چاہتا ہوں میں صرف یہ کہوں گا کہ وہ یہ سمجھ رہے ہیں اس کو جسٹیفائی بھی نہیں کرایا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے کیا ہے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ غیر جمہوری ہے تو پھر آپ عدالت میں جائیں تو کم از کم میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں یہ چیز ہے کہ یہ ایک غیرجمہوری عمل تھا اور یہ ایک سیاسی انتقال تھا اور یہ صرف ایک پارٹی کی بات تھی میں ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اس Clition کلائیشن میں تمام پارٹیوں کی یہ خواہش نہیں ہے اور اگر میں یہ فلور پر کہوں کہ ڈیزو الیشن dissolivstion کے وقت میں نے چیف منسٹر کو ٹیلفون کہ آپ اس تربت میونسپلٹی کو کیوں توڑا۔ تو اس نے کہا مجھے پتہ نہیں ہے یہ چیف منسٹر کے اپنے الفاظ ہیں۔ یہ چیف منسٹر کے ڈسکشن تھے میرے ساتھ۔

☆ ۲۷۳ ڈاکٹر عبدالمالک۔ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلدیہ حب کی چونگی کے ٹھیکدار کی درخواست پر 5 لاکھ روپے معاف کئے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

○ وزیر خزانہ۔ جی ہاں۔

میسرز گذلک کمپنی ٹھیکیدار چونگی بلدیہ حب برائے سال ۹۱-۱۹۹۰ء نے اپنی درخواست محررہ ۲۰ فروری ۱۹۹۱ء کے تحت وزیراعلیٰ بلوچستان کی توسط چیئرمین ٹاؤن کمیٹی حب و ڈپٹی کمشنر لسبیلہ استدعا کی تھی کہ موجودہ گلف وار کی وجہ سے ٹھیکہ چونگی میں بہت نقصان ہوا ہے اور تین اقساط چونگی معاف کی استدعا کی تھی۔ بعد ازاں ڈپٹی کمشنر لسبیلہ و چیئرمین بلدیہ حب نے وزیراعلیٰ بلوچستان کو ٹھیکیدار چونگی کے حق میں معافی کی پرزور سفارش کی تھی۔ جس پر وزیراعلیٰ بلوچستان نے ڈپٹی کمشنر لسبیلہ و چیئرمین بلدیہ حب کی سفارشات سے اتفاق کرتے ہوئے ٹھیکیدار چونگی بلدیہ حب کے حق میں مبلغ ۵ء۷ لاکھ روپے کی معافی دی گئی۔

○ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب اسپیکر ہم جو یہاں اس لئے آئے ہوئے ہیں کہ لوگوں کے حقوق کا

پورا تحفظ کریں۔ جب چونگی اس وقت ٹاپ پر جارہا ہے پچھلے سال پانچ کروڑ پر تھا۔ اس سال وہ اگر خسارے پر جاتا تو کس طرح یہ بڑھ کر سات کروڑ ہوگیا ہے پچھلے دنوں یہ ہوا ہے اب میں اپنے محترم وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ اس چیز کو رائیٹ آف کرنا ہے تو کیوں۔ سب کو پتہ ہے یہ ایوان ایمانداری سے کہے کہ اس طرح ایک روپیہ حکومت رائیٹ آف نہیں کرتی ہے پچھتر لاکھ روپے جو ہے وہ کیوں رائیٹ آف Write off کئے ہیں یہ کوئی Justification جسٹیفکیشن نہیں ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ گلف وار کی وجہ سے پانچ کروڑ سے سات کروڑ آگیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی متعلقہ وزیر صاحب۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے لیکن جس طرح یہاں ٹھیکیدار صاحب نے گلف کی بات کی ہے میرے خیال میں وہ Sllied force الائیڈ فورسز کی blokade بلاک ایڈ کی وجہ سے ہے۔ مال اندر نہیں جارہا تھا اس لئے میرے خیال میں شاید چونگی کو نقصان پہنچے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر صاحب صرف آپ کے نوٹس میں یہ سوال جو ہم لاتے ہیں یہ بحث برائے بحث کے لئے نہیں ہے صرف آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ حب میں پچھلے دنوں گیا تھا کئی لوگوں سے ملا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس رقم کو رائیٹ آف Write off کرنے میں بہت دیا گیا ہے محکمہ کو اور متعلقہ لوگوں کو دیا گیا ہے۔ آپ یہی پر تحفظ کی بات کرتے ہیں رشوت کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں تربت میونسپلٹی کا ٹوٹل بجٹ دس لاکھ ہے آپ نے اس کو غبن کے کیس میں ڈیزالو کرتے ہیں۔ یہاں جو اتنی بڑی رقم ضائع ہوئی ہے وہ بلوچستان حکومت کی ہے اگر یہ روپیہ ہے تو بلدیہ کا تو کم از کم ہم بی این ایم اس مخصوص دو سوالوں کے حوالے سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (اس موقع پر بی این ایم کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کرگئے)

○ **وزیر محنت و افرادی قوت۔** ایسی مثالیں تو بہت ہے سندھ میں یا کہیں اور کہ ایسے معاملے میں Write off رائیٹ آف کی گئی۔ گلف وار کی وجہ سے اگر یہ رقم معاف نہیں کی جاتی تو وہ جو ٹھیکیدار تھا وہ وہاں سے بھاگ جاتا۔ اس سے حب چوکی کو چار کروڑ روپے کا نقصان ہوتا۔ چار کروڑ روپے بچانے کے لئے ہمارے وزیر نے وزیراعلیٰ صاحب سے کام کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل انہی نے صحیح کیا ہے ورنہ حکومت کو اس چار کروڑ روپے کا نقصان ہوتا اور اس سے بہتر ہے کہ ۷۵ لاکھ روپے چھوڑ کر انکو چھوڑ دیا جائے۔

☆ ۲۳۶ ڈاکٹر کلیم اللہ۔ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلدیہ کمپلکس میں نئی دوکانوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ نیز ان دوکانوں کی الاٹمنٹ غیر اعلان شدہ طریقوں سے کی جا رہی ہے؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ اقدام عوام کے ساتھ سراسر ناانصافی کے مترادف نہیں اور نرعہ اندازی کے ذریعے ان دوکانوں کی الاٹمنٹ نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز ان اضافہ کردہ دوکانوں کی منظوری کس نے دی ہے تفصیل دی جائے؟

○ وزیر خزانہ۔

(الف) جی نہیں۔ یہ دکانیں ان لوگوں کو الاٹ کی گئی ہیں جو سٹی تھانہ کے آس پاس ناجائز تجاوزات کر کے کاروبار کر رہے تھے اور ان حضرات کو عدالت کے فیصلہ کے مطابق اور سابقہ حکومت کی رضامندی کے ساتھ یہ دکانیں الاٹ کی گئی۔
(ب) یہ قدم مفاد عامہ اور ناجائز تجاوزات کو ہٹانے کے لئے کیا گیا۔

☆ ۲۳۷ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلدیہ کمپلکس کا ٹھیکہ ساڑھے سات کروڑ سے بڑھا کر اب چودہ کروڑ کر دیا گیا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کمپلکس مذکورہ کے نقشہ میں غیر ضروری اور غلط قسم کی تبدیلیاں کردی گئی ہیں جس سے کمپلکس کا بنیادی مقصد ختم ہو گیا ہے؟
(ج) اگر جزو الف (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں۔ نیز اس کمپلکس کا ٹھیکہ بڑھانے کا اختیار کس کو حاصل ہے اور نقشہ میں غیر ضروری اور غلط تبدیلیوں کی منظوری کس نے دی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

○ وزیر خزانہ۔

(الف) جی نہیں۔
(ب) بلدیہ شاپنگ کمپلکس میں ایک اضافی بلاک کی تبدیلی کا کنسلٹنٹ و حکومت کے صلاح و مشورے کے بعد کی گئی ہے جو کارپوریشن کے مفاد میں ہے۔

(ج) کمپلکس میں یہ دکانیں تعمیر کرنے کی منظوری حکومت نے دی ہے اور ٹھیکہ میں ابھی تک کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** چونکہ سوال نمبر ۲۳۶، ۲۳۷ ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں اگر دونوں سوالوں کو ایک ہی جگہ ڈیل کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** اس میں میرے ضمنی سوالات جو ہیں کیونکہ یہ دونوں سوالات ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور یہ سوال میرے خیال میں پچھلی اسمبلی میں بھی اور اس سے پہلے بھی ہم مختلف فورم پر اس کو پیش کرچکے ہیں بلکہ اس پر کمیٹیاں بنی تھیں اس اشورنس Assurance کے ساتھ کہ اس معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا اور اس کمیٹی میں پہلے میرے خیال ہمارے شہر کے تین ایم پی اے صاحبان اور وزیر بلدیات سیکریٹری بلدیات یہ پانچ آدمیوں کی کمیٹی بنی تھی کہ وہ اس سوال کو ڈیل کریں گے لیکن تمام اشورنس کے باوجود نہ کمیٹی بنی ہے اور نہ اس پر عمل در آمد کیا گیا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب اس میں دو باتیں یا تو آپ اس سے ضمنی سوالات یا جو ان کمیٹیوں کے متعلق بات ہے وہ دریافت کریں۔ ضمنی سوال کریں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** ضمنی سوالات میرے اس سے متعلق پانچ چھ ہیں اکٹھے سوالات ہیں میں سب کو اکٹھے دریافت کر رہا ہوں چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ منسلک سوالات میں ایک دوسرے کے ساتھ تو درجہ بدرجہ ضمنی سوالات ہیں فی الحال میں ایک سوال عرض کروں پہلے اس کا کہ یہ اس کا ٹھیکہ دیا گیا تھا پانچ کروڑ روپے کا تھا پھر اس ٹھیکے کو پانچ کروڑ بجائے سات کروڑ والے کو دیا گیا۔

۲۔ سات کروڑ والے ٹھیکے نے بھی Bank guarnte بینک گرنٹی نہیں دی۔

۳۔ جس انشورنس کمپنی نے اس کی انشورنس کرائی تھی اس کا Licence لائسنس منسوخ شدہ تھا۔

۴۔ ان نقشے میں اتنا ردوبدل کیا گیا ہے کہ کمپلکس کا بنیادی مقصد اور رفاع عامہ کا سوال تھا وہ درمیان سے مٹ گیا ہے۔ بلکہ میں اگر معافی چاہوں کہ ایک بزنس سنٹر بن گیا ہے۔ بعض لوگوں کے لئے جو اس میں ملوث ہیں بجائے پہلے اس کا نقشہ انڈر گراؤنڈ اور دو تین اسٹوری منزلوں پر مشتمل تھا۔

اب اس کا نقشہ انڈر گراؤنڈ اور پانچ اسٹوریاں اور بن گئی ہیں۔ ہزاروں دکانیں بن گئی ہیں۔

۱۔ دکانوں کے سائز پہلے جو بیس فٹ تھے۔ اس کو گھٹا کر چھوٹے چھوٹے سائز بنائے گئے ہیں۔

۲۔ اس کمپلکس کے پیچھے والے حصہ میں جو گلی تھی تھانے اور اس کے درمیان واقعہ گلی اس کو کمپلکس میں ملاکر اس میں میرے خیال میں ایک اور چھوٹی مارکیٹ اس نام پر بنائی گئی ہے کہ شہر کے ایسے لوگ جو کھوکھوں میں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو اس میں کھپا رہے ہیں۔ یہ ہزاروں دکانیں سیکنڑوں دکانیں ہیں۔ اس کے کمپلکس کے بنیادی نقشے میں اس کے ماسوائے بن گئی ہیں۔ ان دکانوں کی نہ اب تک الاٹمنٹ کا پتہ ہے کس کو دیا گیا ہے پیسے کون لے رہا ہے۔ ا یلماز لمنٹ کہاں ہوئی ہے۔ قرعہ اندازی کہاں ہوئی ہے کسی کو پتہ نہیں ہے۔ اندھیر کھاتہ شروع شروع ہے۔ جب آپ دیکھتے ہیں کل اس کے اوپر اور بلڈنگ بن جائے گی یا یہ کیا ہے جب پوچھتے ہیں کہ یہ جی ہمارے کسی نے نقشہ دیا ہے اب یہ انجینئر کے بھی ٹاؤن کمیٹی کے اتنے ارکان ہیں پچاس ساٹھ اس کے کونسلر ہیں ان کی میٹنگ ہونی چاہئے نقشے ان کے سامنے رکھنے چاہئیں۔

اگر شہر کا مسئلہ ہے تو ایم پی اے صاحبان میرے خیال میں بھی اس سے تعلق رکھتے ہیں اس سے کنسلٹ کرنی چاہئے حکومت سے کنسلٹ کرنا چاہئے۔ جب ہم دیکھتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے ہیں اور اس کے بعد ایک اور نقشہ بن گیا ہوتا ہے اور یہاں تک یہ فیلٹس کمپلکس بنائے گئے تھے کہ ان لوگوں کو جن کے کھوکہ جات تھے ان کو دیئے جائیں گے ان سے تو اب یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جی آپ کے لئے ایک دوسرا کمپلکس فائر بریگیڈ کی جگہ بنایا جارہا ہے یہ دکانیں تو چلی گئی ہیں یہ تو کھا پی کر اور پتہ کیا ہوگیا ہے اب ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ اس گڑ بڑ والا اس کا کیا حل ہوگا۔ نقشہ کیسے بنا۔ نقشہ کس حد تک پہنچا۔ جن لوگوں کے حقوق تھے ان کو کیا ملا اور دکانیں کون الاٹ کر رہے ہیں۔ کس طرز پر الاٹ کر رہے ہیں ان کو تشہیر ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ہے۔ کیا مسئلہ ہے۔ سائز کیوں چھوٹے کر رہے ہیں اور دکانیں اور اس کے دو تین اسٹوریاں اور کیوں اٹھا رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سلسلے میں نواب صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر۔ کیونکہ یہ میرا محکمہ نہیں ہے اس کے بارے میں کچھ تفصیلات نہیں بتا سکتا۔ میرے خیال میں اگر یہ سوال بعد میں رکھیں۔ دوسرے اجلاس کے لئے ڈاکٹر صاحب جب متعلقہ وزیر آئیں گے آپ ان سے پوچھیں۔ کیونکہ اس سلسلے میں مجھے کوئی پتہ نہیں ہے۔ میں معزز ایوان میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** ٹھیک فرما رہے ہیں اس کے لئے چونکہ متعلقہ وزیر صاحب موجود نہیں ہے سارے

ہمارے یاردوست ہیں۔ میں کسی ذاتی طور پر کسی پر نہ اٹیک کر رہا ہوں کیونکہ یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے لہٰذا کوئی بھی ہو جانتا نزدیک ترین دوست کو بھی اس کو بھی اس سلسلے میں معاف نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں' میں آپ لوگوں کی توجہ اس طرف پھر مبذول کراؤں گا کہ اس کے لئے مختلف اوقات میں جو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ توڑ دی گئی ہیں۔ وہ ابھی تک ان فنکشننگ (unfuictioning) کام نہیں کر رہی ہے۔ تو مہربانی کرکے اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں شہر کے ایم پی اے وزیر بلدیات ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** کمیٹی تو آپ فرما رہے ہیں پہلے بنی ہی ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** وہ بن بھی گئی ہے اور چلی بھی گئی ہے اس کا کوئی فنکشن نہیں ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** کمیٹی کو آپ فالو کریں اور اس کے بعد جہاں تک سوال کا تعلق ہے دوسرے اجلاس میں آپ فریش نوٹس کے ساتھ سوال کریں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** نیکسٹ سیشن Next Session میں میرے خیال میں نیکسٹ سیشن Session Next تک کمیٹی کے حوالے کچھ کام کر دیں تا کہ وہ اپنا کام شروع کردے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ آپ کا اور ان کا مسئلہ ہے سوالات کو ہم چھوڑ دیں گے۔ یہ آپ لوگوں کا آپس کا مسئلہ ہے۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** اچھا مہربانی۔ اس میں میری ایک تجویز ہے کہ اگر کمیٹی کی ہمیشہ جو ہوتی ہے کاغذی کارروائی نوٹیفکشن نہیں ہوئی ہے تو اس دفعہ جو کمیٹی بنی ہوئی ہے تو مہربانی فرما کر یہ پاس کرے کہ ان کا نوٹیفکیشن باقاعدہ سے ہوجائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ آپ اور وزیر بلدیات کے مابین کا مسئلہ ہے سوال کا جواب چونکہ آپ کے سوالات سے متعلق تھا وہ مل گئے ہیں۔

○ **ڈاکٹر کلیم اللہ۔** چونکہ یہ میری تجویز ہے اس تجویز کو اگر آپ Convey کریں اس ہاؤس کے توسط سے۔ تو میرے خیال میں ہمارے لئے بہتر ہوگا۔ یہ مفاد عامہ کے لئے ہے مفاد عامہ کا معاملہ ہے اور دن بدن بد سے بدتر کی طرف چلا جارہا ہے جہاں تک اس کمپلکس کو بنانے کا مسئلہ تھا پہلے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بن گیا ہے کس نے دے دیا پہلے تو ہم سمجھتے ہیں کہ کوئٹہ کے سینٹر میں کمپلکس بننے نہیں چاہئیں۔ شہر کی آبادی اتنی بڑھ گئی

ہے کہ ایسے کمپلکس شہر سے دور رکھنے چاہئے اور اس جگہ کو بجائے کمپلکس کے پارک میں تبدیل کرنا چاہئے۔ بہرحال انہوں نے اس کو کس نظر سے فیصلہ کیا ہے کہ کمپلکس بنایا جائے اور اس کمپلکس سے کوئٹہ کی خوبصورتی کو دیکھ کر اس کا نقشہ بنا دیا گیا ہے اب اس نقشہ کا ماڈل فرسٹ نقشہ کا ماڈل میرے خیال میں جوکہ وزیر بلدیات کے آفس میں پڑا ہو گا اس ماڈل کے بعد کیا کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ جو اس سوال میں شامل ہے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ رخصتوں کی درخواستوں سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر گذارش کروں گا کہ جناب سی اینڈ ڈبلیو سے متعلق سوال تھے ان کے جواب تو نہیں آئے۔ لیکن ایک اہم ایشو کی طرف آپ کی وساطت سے قائدایوان کی توجہ دلاؤں گا کہ جناب سریاب روڈ پر اس وقت سریاب روڈ کو چوڑا کرنے کا ایک منصوبہ جس پر کام ہو رہا ہے۔ اس پر جناب اتنی مٹی ہے۔ آج صبح کوئی پچاس آدمی ہمارے پاس آئے اور وہ گلے کے امراض میں اس حد تک مبتلا ہو گئے ہیں وہ ٹی بی کے مرض کا بھی شکار ہو گئے ہیں اور اس کے لئے واٹرنگ کے لئے پیسے مخصوص ہیں لیکن ٹھیکیدار حضرات ملی بھگت کے ذریعے میرے خیال میں اس کا لاکھوں روپے خرد برد کیا جارہا واٹرنگ نہیں ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں قائدایوان خود بھی اس راستے سے گذرے ہوئے ہوں گے۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر صاحب۔ معزز رکن بالکل درست فرما رہے ہیں وہاں پر پانی ڈالا جارہا ہے لیکن گرمی کی وجہ سے پانی ایک دم خشک ہو جاتا ہے تاہم پانی تو ڈالا جارہا ہے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ مسئلہ تو حل نہیں ہوا ہے؟

○ وزیر خزانہ۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ وہ ٹھیکیدار پانی ڈال رہا ہے لیکن پانی گرمی کی وجہ سے ایک دم خشک ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں معزز رکن اس طرف سے بہت کم گذرے ہیں۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر۔ میں سریاب روڈ پر خود رہتا ہوں۔ جس طرح وزیر فنانس صاحب کو معلوم ہو گا میرے گھر کے سامنے جو میں دیکھتا ہوں پانچ چھ میل پر پانی نہیں ہے۔ پانی ڈالتے ہوئے نہیں دکھائی دیتے ہیں۔ میں صبح شام سریاب روڈ سے گذرتا ہوں اور پیدا بھی وہیں ہوا ہوں۔ میں نے کہیں پانی نہیں دیکھا ہے۔

(رخصت کی درخواستیں)

○ **جناب اسپیکر۔** سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **مسٹر محمد حسن شاہ۔ سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی کرم خان مجک صاحب کی درخواست آئی کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں کوئٹہ سے باہر جارہے ہیں۔ لہٰذا ان کو دو یوم یعنی انیس اور بیس جون ۱۹۹۱ء کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مولانا عبدالباری صاحب وزیر خوراک کی درخواست ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے اس لئے وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے اس لئے ان کے حق میں آج مورخہ ۲۰ جون ۹۱ء کی رخصت منظور کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مولوی عصمت اللہ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات اپنی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ ان کی درخواست ہے کہ انہیں آج مورخہ ۲۰ جون ۹۱ کے اسمبلی اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی صاحب۔ نے اطلاع بھجوائی ہے کہ وہ اپنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے لہٰذا آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** سردار ثناء اللہ خان زہری وزیر بلدیات کی طبیعت آج ناساز ہے ان کی درخواست ہے کہ انہیں آج مورخہ ۲۰ جون ۹۱ء کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

مشترکہ تحریک استحقاق نمبر ۶

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں خان مری' مسٹر ارجن داس بگٹی' حاجی علی محمد نوتیزئی اور سردار سنت سنگھ کی جانب سے ایک مشترکہ تحریک استحقاق ہے میر ہمایوں خان مری صاحب تحریک استحقاق پیش کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے ہم ذیل ممبران اسمبلی تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت بلوچستان نے حال ہی میں بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر SW (Dev)۹۱/۲۹۔۳ مورخہ ۳ جون ۱۹۹۱ء سے ضلع وار بیت المال کے قیام کا اعلان کیا۔ تاکہ عوامی نمائندے اپنے اپنے علاقوں کے غرباء' نادار' بیوگان' یتیموں اور مریضوں اور دیگر ضرورت مند افراد کی مالی مدد بذریعہ بیت المال کریں۔ ضلعی بیت المال کی تشکیل کے لئے مراسلہ نمبر۷۵۔۲۴۳۵/۹۱/(۱۵)/DSW ۳ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۹۱ء تیرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو بعض اراکین اسمبلی کے لئے پانچ پانچ لاکھ روپے بیت المال فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ مراسلوں کی کاپیاں منسلک ہیں۔

اس قسم کے غیر مساویانہ اور غیر جمہوری تقسیم سے ہم ان تمام ممبران اسمبلی اور ان کے حلقوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جن کا یہ مراعات ان کی عوام کے لئے نہیں دی گئی۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔ ہم ذیل ممبران اسمبلی تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت بلوچستان نے حال ہی میں بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر SW (Dev)۹۱/۲۹۔۳ مورخہ ۳ جون ۱۹۹۱ء سے ضلع وار بیت المال کے قیام کا اعلان کیا۔ تاکہ عوامی نمائندے اپنے اپنے علاقوں کے غرباء' نادار' بیوگان' یتیموں اور مریضوں اور دیگر ضرورت مند افراد کی مالی مدد بذریعہ بیت المال کریں۔ ضلعی بیت المال کی تشکیل کے لئے مراسلہ نمبر۷۵۔۲۴۳۵/۹۱/(۱۵)/DSW ۳ مورخہ ۶ جون ۱۹۹۱ء تیرہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو بعض اراکین اسمبلی کے لئے پانچ پانچ لاکھ روپے بیت المال فنڈز مہیا کئے گئے ہیں۔ مراسلوں کی کاپیاں منسلک ہیں۔

اس قسم کے غیر مساویانہ اور غیر جمہوری تقسیم سے ہم ان تمام ممبران اسمبلی اور ان کے حلقوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جن کی یہ مراعات ان کی عوام کے لئے نہیں دی گئی۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک دیں۔

○ مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ اگر اجازت ہو تو میں اس سلسلے میں کچھ کہہ دوں؟ ہو سکتا ہے معزز ممبر مطمئن ہو جائیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر یہ محرک کا حق ہے کہ پہلے وہ اپنے مافی الضمیر کی ترجمانی کرے۔

○ جناب اسپیکر۔ اگر اس طرف سے تسلی ہو جائے تو بات بنی ہے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا۔ تسلی تو بہت ساری ہوتی رہتی ہے اس سے پہلے بھی اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ شاہ صاحب سید ہیں شاید وہ تسلی دیدیں۔

○ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ جیسا کہ تحریک استحقاق میں کہا گیا ہے کہ یہ رقم تیرہ اضلاع کے ڈی سی کے تھرو اور تقریباً بیس ممبر حضرات کو بھجوائی گئی ہے۔ ایک کروڑ کی رقم کا نوٹیفیکیشن کر دیا گیا ہے اس کے پیرا ۲ میں واضح لکھا ہے کہ۔

2. Establishment of District Bait-ul-Mall.

According to the instructions of Honorable Minister for Zakat and Social Welfare, distribution of 10 million. One crore allocated for Establishment of District Bait-ul-Mall in certain districts as a first step. The distribution of amounts are made to the following Deputy Commissioners/Political Agents of respective districts.

جناب اسپیکر۔ تو یہ پہلے اقدام کے طور پر دس بارہ روز کے بعد انشاء اللہ باقی ایم پی ایز اور ڈسٹرکٹس کو بھیج دیا جائے گا۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر صاحب۔ مجھے یہ توقع تھی کہ لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز کے منسٹر بڑی مہارت رکھتے ہیں وہ ایک سید ہیں آل رسول ہیں اس انداز سے وہ کام لیں گے کسی اور کی بات ہوتی تو میں کچھ کہتا لیکن ان پر دو تین ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جس طرح انہوں نے حوالہ دیا کہ as a first step انہوں نے جو نوٹیفیکیشن پڑھا جو نوٹیفیکیشن میرے ساتھ ہے اس میں Certian کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

All the members of the provincial Assembly of Balochistan-

اگر یہاں لفظ All the members of Balochistan Provincial Assembly J.W.P. لکھا جاتا۔ تو میں اس سے اتفاق کرتا اپنی طرف سے تو پانچ لاکھ روپے دیئے ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساری بیوگان سارے مساکین وغیرہ صرف اس طرف ہیں کیا ہماری طرف کوئی بیوہ کوئی مسکین نہیں ہے؟

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور-** جناب اسپیکر۔ اگر معزز رکن غور فرمائیں تو یہاں ایوان میں شامل دونوں طرف سے بہت ممبر شامل نہیں۔ کئی منسٹرز نہیں ہیں جنہیں رقم دی گئی ہے۔ تاہم میں ان کو یقین دلاتا ہوں ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تمام ایم ایز متعلقہ ضلع کے ڈی سی کے تھرو رقم بھجوا دی جائے گی۔

○ **میر ہمایوں خان مری-** جناب اسپیکر یہاں یہ دیکھا گیا ہے یقین دہانی کے باوجود رقم نہیں دی گئی ہے---(مداخلت)

○ **میر محمد اسلم بزنجو (وزیر محنت افرادی قوت)-** جناب اسپیکر۔ ابھی تک تو ہمیں بھی نہیں دی گئی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** شکر ہے کہ وزیر صاحب نے کہا کہ ہمیں بھی نہیں دی گئی۔ جناب آپ نادار اور غریب تو نہیں ہیں۔

○ **جناب اسپیکر-** آپ آپس میں بات نہ کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری-** جناب اسپیکر۔ جس طرح یہاں ممبر صاحب کہہ رہے ہیں ہمیں نہیں دیا گیا تو صاحب آپ کو ضرورت بھی نہیں ہے۔ جناب اسپیکر میں اس تحریک استحقاق کا محرک ہوں یہاں پہلے بھی بلڈوزر ہاورز منظور ہوئے محترم مولوی صاحب نے پہلے اپنے لئے ہاورز لئے اور ہمیں نہیں دیئے انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسلامی نظام میں یہ ہے کہ وہ ہے اس لئے اپنے لئے تو دیا جائے لیکن دوسروں کو نہ دیا جائے۔ جناب اسپیکر۔ آپ دوسری طرف دیکھیں گاڑیوں کے لئے پیسہ ہے۔ گاڑیاں خریدی جارہی ہیں اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس لاکھ روپے کی گاڑیاں خریدی جارہی ہیں اور بلوچستان کے ڈسٹرکٹس کے لئے جو تقریباً ڈیڑھ سو دو میل ہیں۔ ان میں پانچ پانچ لاکھ ہیں جو کچھ بھی نہیں ہے اور یہ گاڑیوں کا پانچواں حصہ بھی نہیں۔
سارے ڈپٹی کمشنر کو اگر یہ دیا جاتا ہے جیسے لکھا گیا ہے کہ۔

All the minsters, all the members of Assembly of Balochistan دوسرے چار ڈسٹرکٹ کو تو ملا ہے۔ وہاں پھر ہمیں نہیں دیا گیا ہے۔ اس کا حشر وہی ہوگا جس طرح بلاک ایلوکیشن تھا۔ اس سے پہلے گھنٹے تھے اب یہاں پر بیت المال کا بھی یہی حال ہورہا ہے وہاں کے متعلق مجھے بتایا جائے جہاں اپوزیشن کے ممبران رہتے ہیں کیا وہ کوئی بیوہ نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی غریب نہیں ہے۔ کیا وہاں پر کوئی مسکین نہیں ہے۔ کیا وہاں پر ٹی بی کے مریض نہیں ہیں۔ وہاں پر ان کی ضرورت ان سے بھی کافی زیادہ ہے۔ کیونکہ ان کے اوپر---------

○ **مولانا نیاز احمد دوتانی۔** (وزیر آبپاشی و برقیات)۔ جناب والا۔ یہ جو بتلا رہے ہیں کہ اس قسم کے گھنٹے دیئے ہیں مولوی صاحب سے اس قسم کے گھنٹے تقسیم کئے ہیں۔ اس کا جواب تو وزیراعلیٰ صاحب نے خود دیا تھا۔ گھنٹے انہوں نے تقسیم کئے ہیں۔ انہوں نے دیئے ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ میرے پاس جو بھی آئے ہیں انہیں میں نے گھنٹے دیئے ہیں اور جو بھی آجائے اسے میں گھنٹے دیتا ہوں۔ مولوی صاحب کا اس میں کیا قصور ہے یہ جو آپ فرما رہے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں اپنے آنر ایبل منسٹر کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ وہ میرے بزرگ ہیں میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ وہ پارلیمنٹ میں نئے نئے آئے ہیں وہ اس حوالے سے کہہ رہے تھے فلور آف دی ہاؤس پر کہ جناب گھنٹے کم ہیں۔ اس لئے ہم نے آپ کو گھنٹے نہیں دیئے۔ اپنے آپ کو تو گھنٹے دیئے گے۔ ہمیں گھنٹے نہیں دیئے۔ اس کی وجہ تھی گھنٹے کم تھے آپ اس منسٹر کے ریکارڈ کو دیکھیں اس نے یہ بات فلور آف دی ہاؤسس پر کہی ہے۔

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** جناب والا۔ نہیں صاحب۔ وزیراعلیٰ صاحب نے کہا تھا خود فرمایا کہ گھنٹے تو کم تھے جو لوگ یا جو ساتھی میرے پاس آئے انہیں گھنٹے دے دیئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کے متعلق بات ہونی چاہئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ ہمارے محترم بزرگ جناب نیاز محمد دوتانی صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے کہ جو وزیراعلیٰ صاحب کے دیئے ہیں۔ میں جناب آپ کو کہتا ہوں کہ نظام مصطفیٰ مساوات محمدی۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جس پر آپ تقریر کر رہے ہیں۔ آپ سعید ہاشمی صاحب اس سلسلے میں کلیئر وضاحت کریں۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اسپیکر۔ میں کلیئر وضاحت کرچکا ہوں کہ باقی اراکین جو رہ گئے ہیں ان کی بھی ایلوکیشن جلد ہی ہوجائے گی اور باقی ڈسٹرکٹ جو رہ گئے ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ہوجائیں گے۔ اگر معزز رکن یہ دیکھیں جیسے لورالائی ہے کہ وہاں ایلوکیشن صرف لونی صاحب کو ہوئی ہے۔ میرے ساتھ جو رکن بیٹھے ہیں وہ بھی باقی ہیں۔ منسٹر ایگریکلچر باقی ہیں۔ خاران میں بھی ایسا ہی ہے۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر صاحب۔ انہوں نے یہاں پر ایک کا نام لیا ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ ہمایوں مری صاحب آپ انہیں بات مکمل کرنے دیں۔

○ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر۔ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ اشورنس دے رہا ہو نیکسٹ اسٹیپ Next Step کے طور پر باقی رقوم بھی مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو ان اراکین کے لئے بیت المال سے۔۔۔۔۔۔

○ سردار سنت سنگھ۔ جناب اسپیکر۔ اس وقت یہ کہا گیا اور میں یہ کہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ ایک منٹ ٹھہر جایئے بات ہو رہی ہے۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا۔ میں ان کی بات سمجھ گیا۔ کیا وہ یہاں پر اس بات کی اشورنس دیں گے کہ بعد کا عرصہ جو ایک مہینہ ہے چھ ماہ ہیں یا سال ہے یہاں پر چیف منسٹر صاحب اٹھیں اور ٹائم فلور آف دی ہاؤس میں کہ وہ پانچ دن میں دیں گے ایک مہینہ میں دیں گے۔ ڈسپلن کا خیال رکھیں۔

○ میر تاج محمد خان جمالی۔ قائد ایوان۔ جناب والا۔ جیسے ہی وزیر صاب حج سے آئیں گے۔ باقی رقم بھی آپ کو دس پندرہ دن میں مل جائے گی۔

○ نواب اکبر خان بگٹی۔ اگر وہ واپس نہ آئیں؟

○ قائد ایوان۔ جناب والا۔ وہ قدرت کی بات ہے۔ گھے تو چلتے رہیں گے۔

○ جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے جی۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ آپ نے کیا کہا کہ دس پندرہ دن میں۔

○ قائد ایوان۔ جناب والا۔ عید کی چھٹیوں کے بعد میں۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ کیونکہ وزیر قانون کی طرف سے اور سی ایم کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ تمام ممبران کو یہ پیسے ملیں گے اس لئے تحریک استحقاق نمبر۶ پر بحث نہیں کی جاتی۔

وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت سال ۹۱-۱۹۹۰ء اور ۹۲-۱۹۹۱ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ ان گوشواروں سے پہلے جناب ایک گذارش ہے کہ اصول اور قاعدوں کے تحت اپوزیشن کی طرف سے ایک نوٹس آپ کو دیا گیا تھا۔ اسمبلی کارروائی عید کے تین دن بعد مزید ایکسٹینشن کے لئے امن و امان اور لیجسلیشن کے موضوعات پر بحث کے لئے اس پر آپ نے ابھی تک رولنگ نہیں دی۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب والا۔ اس سلسلہ میں آپ نے کہا تھا کہ ۱۳ تاریخ کا دن پرائیوٹ۔۔۔۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ نہیں جی وہ تو جمعرات کا دن تھا اور جمعہ کی رات تھی۔ نواب صاحب یہ دوسرا نوٹس ہے۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب والا۔ جمعہ سے جمعرات اچھی رہے گی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں اصول اور قاعدے کے تحت گذارش کر رہا ہوں کہ وہ۔۔۔۔۔ جناب اسپیکر۔ صاحب یہ آپ کا پرویلیج ہے اور شاہ صاحب نے کل ہی حلف اٹھایا ہے۔ ایمانداری تقویٰ پرہیزگاری مساوات اور اس کے علاوہ انصاف کا اور آج وہ کتنی غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب ایک منٹ تشریف رکھئے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر۔ ہماری آپ سے ایک ذاتی گذارش ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ تمام اراکین اسمبلی کا تعلق اسمبلی سیکریٹریٹ سے رہتا ہے یہ بات کے ہمارے آزاد اراکین اسمبلی جناب اسپیکر صاحب سے گذارش کرتے ہیں کہ یہاں اسمبلی میں ہمارے لئے کوئی کامن روم جمعہ ٹیلیفون کی سہولت کے ساتھ مہیا کردیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس ایڈجسمنٹ سے متعلق پھر آپ دفتر میں دیکھیں گے جیسے بھی گنجائش بنے گی۔ وزیر خزانہ منظور وہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت سال ۹۱-۱۹۹۰ء اور سال ۹۲-۱۹۹۱ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

○ **وزیر خزانہ۔** جناب والا۔ آپ کی اجازت سے منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے بابت ۹۱-۱۹۹۰ء اور سال ۹۲-۱۹۹۱ء ایوان میں معزز اراکین کے ملاحظہ کے لئے رکھ دیے گئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** گوشوارے ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

اب مسٹر سعید احمد ہاشمی صاحب قواعد کے مطابق ایوان کی کمیٹیوں کی تشکیل کے متعلق تحریک پیش کریں۔

ایوان کی کمیٹیوں کی تشکیل

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے جنرل ایڈمنسٹریشن تشکیل دی جائے۔

۱۔ مسٹر جعفر خان مندوخیل

۲۔ مولوی عبدالغفور حیدری

۳۔ میر اسرار اللہ خان زہری

۴۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۵۔ مسٹر عبدالقہار خان

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل تشکیل دی جائے۔

۱۔ مسٹر جعفر خان مندوخیل

۲۔ مولوی عبدالغفور حیدری

۳۔ میر اسرار اللہ خان زہری

۴۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۵۔ مسٹر عبدالقہار خان

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے خوراک وزرات تشکیل دی جائے۔

۱۔ مولوی عبدالغفور حیدری

۲۔ ملک محمد شاہ مروانزئی

۳۔ مسٹر جانسن اشرف

۴۔ میر جان محمد جمالی

۵- سردار محمد طاہر خان لونی

○ **جناب اسپیکر-** تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے خوراک وزرات تشکیل دی جائے-

۱- مولوی عبدالغفور حیدری

۲- ملک محمد شاہ مردانزئی

۳- مسٹر جانسن اشرف

۴- میر جان محمد جمالی

۵- سردار محمد طاہر خان لونی

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون-** جناب اسپیکر- میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم صحت و لوکل گورنمنٹ تشکیل دی جائے-

۱- سردار ثناء اللہ خان زہری

۲- مسٹر علی محمد نوتیزئی

۳- مسٹر جعفر خان مندوخیل

۴- ملک محمد سرور خان کاکڑ

۵- سردار فتح علی عمرانی

○ **جناب اسپیکر-** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے صنعت، محنت، تعلیم صحت و لوکل گورنمنٹ تشکیل دی جائے-

۱- سردار ثناء اللہ خان زہری

۲- مسٹر علی محمد نوتیزئی

۳- مسٹر جعفر خان مندوخیل

۴- ملک محمد سرور خان کاکڑ

۵- سردار فتح علی عمرانی

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے مال، خزانہ اور ترقی تشکیل دی جائے۔

۱۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

۲۔ میر ظہور حسین کھوسہ

۳۔ ڈاکٹر عبدالمالک

۴۔ مسٹر حسین اشرف

۵۔ ڈاکٹر کلیم اللہ خان

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے مال، خزانہ اور ترقی تشکیل دی جائے۔

۱۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

۲۔ میر ظہور حسین کھوسہ

۳۔ ڈاکٹر عبدالمالک

۴۔ مسٹر حسین اشرف

۵۔ ڈاکٹر کلیم اللہ خان

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس حسابات عامہ تشکیل دی جائے۔

۱۔ مولوی عصمت اللہ

۲۔ سردار فتح علی عمرانی

۳۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی

۴۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی

۵۔ میرباز محمد خان کھیتران

۶۔ مسٹر محمد اسلم بزنجو

۷۔ میر ہمایوں خان مری

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل حسابات عامہ تشکیل دی جائے۔

۱۔ مولوی عصمت اللہ

۲۔ سردار فتح علی عمرانی

۳۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی

۴۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی

۵۔ میرباز محمد خان کھیتران

۶۔ مسٹر محمد اسلم بزنجو

۷۔ میر ہمایوں خان مری

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات تشکیل دی جائے۔

۱۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

۲۔ مسٹر کچکول

۳۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی

۴۔ حاجی نور محمد صراف

۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات تشکیل دی جائے۔

۱۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

۲۔ مسٹر کچکول

۳۔ مسٹر محمد صالح بھوتانی

۴۔ حاجی نور محمد صراف

۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے مالیات تشکیل دی جائے۔

۱۔ اسپیکر۔ ملک سکندر خان ایڈوکیٹ۔ چیئرمین

۲۔ وزیر خزانہ۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

۳۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۴۔ مولوی امیر زمان خان

۵۔ میر عبدالمجید بزنجو

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے مالیات تشکیل دی جائے۔

۱۔ اسپیکر۔ ملک سکندر خان ایڈوکیٹ۔ چیئرمین

۲۔ وزیر خزانہ۔ نواب محمد اسلم رئیسانی

۳۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۴۔ مولوی امیر زمان خان

۵۔ میر عبدالمجید بزنجو

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے سرکاری مواعید تشکیل دی جائے۔

۱۔ سید عبدالباری

۲۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۳۔ میر محمد عاصم کرد

۴۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی

۵۔ میر ذوالفقار علی مگسی

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس قائمہ برائے سرکاری سواعید تشکیل دی جائے۔

۱۔ سید عبدالباری

۲۔ مسٹر ارجن داس بگٹی

۳۔ میر محمد عاصم کرد

۴۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی

۵۔ میر ذوالفقار علی مگسی

(تحریک منظور کی گئی)

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس برائے ایوان و لائبریری تشکیل دی جائے۔

۱۔ ڈپٹی اسپیکر۔ عبدالمجید بزنجو۔ چیئرمین

۲۔ میر محمد علی رند

۳۔ حاجی ملک کرم خان کجک

۴۔ شہزادہ علی اکبر

۵۔ مولوی نیاز محمد

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ حسب ذیل اراکین پر مشتمل مجلس ایوان و لائبریری تشکیل دی جائے۔

۱۔ ڈپٹی اسپیکر۔ عبدالمجید بزنجو - چیئرمین

۲۔ میر محمد علی رند

۳۔ حاجی ملک کرم خان نجک

۴۔ شہزادہ علی اکبر

۵۔ مولوی نیاز محمد

(تحریک منظور کی گئی)

بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۸۸ء

میر جان محمد جمالی: وزیر محکمہ ملازمت ہائے و نظم و نسق عموی

○ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں بلوچستان پبلک کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۸۸ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

○ جناب اسپیکر۔ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۸۸ء ایوان کی میز پر رکھی گئی۔

○ جناب اسپیکر۔ مسٹرارجن داس بگٹی صاحب آپ کی تحریک ۹۱-۶-۱۲ کو فیصلہ ہوا ہے اور بیس جون کو اجلاس اختتام پذیر ہو رہا ہے اس میں صرف ایک دن بچتا تھا جس کو ہم نے غیر سرکاری کارروائی کے لئے رکھا اور ان حالات میں ایک تحریک پر اجلاس میں بات نہیں ہوسکتی اور آپ Sygestion بجٹ نہیں آسکتی تھیں اس لئے ان کو نہیں رکھا گیا اگلے اجلاس میں جو آپ کی بجٹ Sygestion ہے دیکھا جائے گا۔

○ جناب اسپیکر۔ (ملک سکندر خان ایڈووکیٹ)

اس سے پہلے کہ سیکریٹری اسمبلی گورنر کا حکم پڑھ کر سنائیں میں یہ عرض کروں گا کہ جمہوریت میں نکھار اور خوبصورتی جمہوری عمل کے تسلسل سے پیدا ہوتی ہے اور اس عمل میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی مسلسل اور اسمبلی ارکان کی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے موجودہ کارکردگی پر حزب

اقتدار کے ارکان اور جمہوری عمل میں حصہ لینے پر حزب اختلاف نے جو حصہ لیا میں ان کے جمہوری کردار کے لئے مشکور ہوں انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کیا ہے میں مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے صبر و تحمل سے کارروائی دیکھی ہے۔ جمہوری عمل میں ہم شائستگی سے چلیں گے انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے میں یہاں ایک گذارش کرتا ہوں کہ اس اجلاس میں ہمارے بزرگ نواب محمد اکبر خان بگٹی نے میرے بارے میں جانبدار کا الزام لگایا ہے۔

نواب صاحب ہمارے بزرگ ہیں میں ان کی زیادہ قدر کرتا ہوں۔ جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے اس کے جواب میں جمہوریت کی تعریف پڑھی ہے اس تاریخ سے جمہوری روایات چیر کے فرائض اسمبلی ممبران کے فرائض ذمہ داریاں حزب اقتدار کی ذمہ داریاں حزب اختلاف کی ذمہ داریاں وہ ان الزام کا جواب ہوگا۔ جہاں تک میری حیثیت ہے میں اس سلسلے میں ایک گذارش کروں گا کہ چونکہ میں نے حلف اٹھایا ہے وہ قانون اور ضابطے آئین کی بالادستی کے لئے ہے یہ میری ذمہ داری بنتی ہے کہ میں اپنی جدوجہد جاری رکھوں اور قانون کی بالادستی کے لئے اپنے فرائض انجام دوں اس سلسلے میں میں اپنی وضاحت کئے دیتا ہوں کہ کسی بھی دباؤ میں چاہے وہ حزب اقتدار کی طرف سے ہو یا حزب اختلاف سے ہو یا کسی فرد ممبر کی طرف سے ہو میں کسی قسم کے دباؤ اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوئی پریشر کسی حال میں قبول نہیں کروں گا جہاں تک اسمبلی کی کارروائی ہے یہ ایک اوپن کتاب ہے اگر اسمبلی کی کارروائی میرے اور نواب صاحب کے مابین ہوتی تو پھر اس الزام میں کسی کی بات ہوسکتی تھی لیکن چونکہ اس فعل سے میرے قول سے کوئی میرا اس مقدس ایوان میں نہیں۔ میں جو بات بھی کرتا ہوں بولتا ہوں وہ چھپ نہیں سکتی۔ وہ ایک کھلی کتاب ہے اگر میں اپنے بائیں طرف دیکھتا ہوں وہی معزز مہمان سابق سینیٹر ایکس ایم پی اے ایکس ایم این اے ورکرز ہیں پولیٹیکل ورکرز ہیں اگر میں دائیں طرف دیکھتا ہوں تو اعلیٰ کوالیفائیڈ آفیسر۔ اگر اوپر کی طرف دیکھتا ہوں۔

جرنلسٹ۔ مہمان اور آپ حضرات معزز اراکین سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی ہے سو سال کے بعد بھی کوئی خامی سامنے آسکتی ہے تو جہاں تک ہوگا جمہوری روایات کو چلاؤں گا اگر میں ایک دن کے لئے بھی اسپیکر رہوں گا تب بھی میں قواعد و ضوابط اور آئین کا پابند رہوں گا اور یہی میری ذمہ داری ہوگی یہی میری ڈیوٹی ہوگی جہاں تک اس صوبے سے محبت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے جتنی محنت مجھے ملک اور صوبے سے ہے اتنی محبت کسی اور کو اس پیارے ملک سے اس پیارے صوبے سے نہیں ہوگی۔

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ سب نے انتہائی جمہوری روایات کے ساتھ جمہوری جدوجہد کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ جمہوری جدوجہد کے ساتھ آگے چل کر کسی مرحلہ پر یہ بات آجاتی ہے کہ ہم صحیح راہ پر جمہوری عمل کو پہنچا سکیں گے۔ شکریہ۔

○ **نواب محمد اکبر خان بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ کہوں۔ مجھے اجازت ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** ویسے اجازت تو نہیں ہونی چاہئے چونکہ آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ فرمائیں۔

○ **نواب محمد اکبر خان بگٹی۔** جناب والا۔ چونکہ یہ روایت نہیں ہے اگلا دن جو میں نے کہا اس کے بارے میں آپ فرمایا ہے تو جناب اسپیکر۔ "اسپیکر" کا عہدہ ایم منصف کا عہدہ ہوتا ہے اس ایوان میں اور دوسرے ایوانوں میں لوگ اپنی پارٹی کے ٹکٹ پر آتے ہیں اور کچھ آزاد آتے ہیں مگر جس کو ہاؤس اسپیکر منتخب کرتا ہے پھر وہ پارٹی کی لائن سے اور پارٹی کے احکامات یا اشارے سے ہٹ کر اس کو ہاؤس کنڈکٹ کرنا ہوتا ہے تاکہ کوئی بھی حکومت کا ہو اس کی اپنی پارٹی کا ہو مخالف پارٹی کا ہو یا آزاد ممبر ہو سب سے برابری کے اصول پر اور حق و انصاف کی بنیاد پر اس ایوان کو چلانا ہوتا ہے۔

مجھے افسوس ہے جو اگلے دن مجھے یا امر مجبوری کہنا پڑا پوائنٹ آؤٹ کرنا پڑا ہم توقع کرتے ہیں کہ جو بھی اسپیکر صاحب وہ تمام پارٹی دیگر تعلقات سے بالاتر ہو کر فیصلہ کرے اور ہاؤس کو کنڈکٹ کرے گا اور ہمیں امید ہے آپ ایسا ہی کریں گے مگر اس ایوان میں حلف سب نے اٹھایا ہوا ہے آپ سے پہلے اس ایوان میں اور بھی اسپیکر تھے انہوں نے حلف اٹھائے اور میں اس طرف اس ایوان میں ۱۹۸۸ء میں اس نشست پر بیٹھا تھا اور آپ کی جگہ اور صاحب بیٹھے تھے جو اس ایوان میں موجود نہیں ہیں اور جو کارکردگی انہوں نے دیکھائی دنیا کو علم ہے بلکہ یہ معاملہ کورٹس تک گیا کورٹس نے یکطرفہ کارروائی کرنے کے ریمارکس دیئے ہیں میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ نے ایسا کیا ہے میں ایک مثال دے رہا ہوں کہ حلف اٹھانے کے باوجود جو ان کا ذاتی کردار اس ایوان میں رہا ہے وہ بلوچستان کے لوگ کبھی نہیں بھولیں گے مگر آپ نے جو چند دن پہلے ہمارے موشن کو خارج کیا تو یہ بھی اتنی اہمیت رکھتا تھا کہ بلوچستان کے عوام کے مرگ و زیست سے اس کا تعلق تھا کہ یہاں پر ان پر بحث و تبادلہ خیال ہوتا۔

اور لوگ جانیں کہ ہمیں کیا مشکلات اور کیا تکالیف ہیں۔ ہمارے بنیادی مسائل کیا ہیں، کہاں سے کہاں تک ان پر بات ہو رہی ہے اور کچھ آگے بڑھتے ہیں یا پیچھے گئے ہیں۔ جب آپ نے وہ نہیں چھوڑا۔ آپ جیسے چھلکے وہ کہتے ہیں نان کاماز، سیمی کولنز اور فل اسٹاپ (Com as, Semialass, full stop) کا اگر سارا لیکر ان کو (kill) کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں اور لوگ بھی یہ سمجھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام بھی یہ سمجھتی ہوں اور لوگ بھی یہ سمجھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام بھی یہ سمجھتی ہے کہ یہ ایک بڑا ٹرانسپورٹ (transparent) کا ایک کیا کا بہانہ لیکر یا سارا لیکر اس کو کل (kill) کیا گیا گورنمنٹ کے اشارہ پر اس گورنمنٹ نے نہیں بلکہ اوپر گورنمنٹ کے بھی اشارہ پر تو یہ ہم سمجھتے ہیں کہ نہ صرف ہاؤس کا وقار متاثر ہوا بلکہ عوام کے جو حقوق ہیں اس پر بھی اس کا کافی اثر پڑا۔ میں بڑے احترام سے، کیونکہ اسپیکر کا جو عہدہ ہے، آفس ہے وہ قابل احترام ہے اور ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔

(He has a personal exhlanation)

تو اگر اس میں کوئی ایسی چیز ہو جو آپ کو یا کسی اور کو ناگوار گذرے تو میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ سیکریٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم پڑھ کر سنائیں گے۔

Mohammad Hassan Shah

Secretary Assembly

ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 Mr. Justice Mir Hazar Khan Khosa, Governor of Balochistan hereby prorogue the provincial Assembly of Balouchistan on Thursday the 20th June, 1991, after the session is over."

Dated Quetta, the 20th June, 1991.

Sd/ (Mr. JUSTICE MIR HAZAR KHAN KHOSA)

Governor Balochistan."

جناب اسپیکر۔ گورنر بلوچستان کے حکم کی روشنی میں بلوچستان اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ تک کے لئے ملتوی ہوگیا)